عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۴۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا

جذبۂ حق

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ

سزا

منجانب اللہ تعالیٰ جل جلالہ

مسلم بیداری

مسلم خوابیدہ اُٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو

ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

حجیت حدیث

قرآن و سنت کی روشنی میں

قادیانی استخارہ کا ڈھونگ

اس سے بچیئے، اپنا ایمان بچائیے

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر 12 ☪ شمارہ نمبر 42 ☪ تاریخ ۱۹ر شوال المکرم تا ۲۵ر شوال المکرم ۱۴۱۴ھ ☪ بمطابق یکم اپریل تا ۷ر اپریل ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

1۔ اداریہ — 4
2۔ وداعیاالی اللہ باذنہ و سراجا منیرا — 5
3۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ — 9
4۔ سزا مجانب اللہ تعالیٰ جل جلالہ — 11
5۔ معجزات مقدس تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم — 14
6۔ غار ثور کی تجلیات — 15
7۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم و ستم — 16
8۔ مسلم بیداری (طویل نظم) — 17
9۔ چادریں — 20
10۔ دوزخ کے باسی (دوسرا حصہ) — 21
11۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف — 23
12۔ حجیت حدیث کتاب و سنت کی روشنی میں — 24

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا • مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان • مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائن
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۰۴۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر : عبدالرحمٰن باوا ○ طابع : سیم شاہ حسن ○ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت : ۱۰۳ پرل لائن کراچی

قادیانی استخارہ کا ڈھونگ! اس سے بچئے' اپنا ایمان بچائیے!

مرزائی جب کسی مسلمان پڑھے لکھے کے سامنے اپنے جھوٹے اور کذاب مدعی نبوت مرزا قادیانی کے بارے میں یہ یقین کرلیتے ہیں کہ واقعی مرزا قادیانی جھوٹا تھا اور ہمارے دلائل بودے ہیں تو آخری حربہ ان کے پاس اس مسلمان کو راہ حق سے ہٹانے' دامن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے تعلق کو کمزور کرنے یا چھڑانے اور اسے مرتد بنانے کے لئے یہ ہوتا ہے کہ استخارہ کرلو کہ مرزا قادیانی نبی تھا یا نہیں۔ کچھ لوگ ان کے فریب میں آجاتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں واقعی بزرگوں نے استخارہ کا طریقہ بتایا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ اول تو استخارہ فرائض و واجبات میں سے نہیں ہے کہ جس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہو جس طرح کہ کلمہ' نماز' روزہ' حج' زکوۃ وغیرہ اسلامی ارکان ہیں۔ اگر ہوتا تو چھٹا رکن استخارہ ہوتا۔ پھر شرعی امور' اسلام کے اوامر' نواہی' قرآن و سنت خصوصاً عقائد کے معاملات میں استخارہ کرنا مسلمان کو دائرۂ اسلام سے خارج کردیتا ہے۔

آج کل فتنوں کا دور ہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ جن میں قادیانی اور ذکری معروف فتنے ہیں' انکار حدیث کا فتنہ جو اپنے کو اہل قرآن کہتے ہیں اور تین نمازوں کے قائل ہیں' انکار صحابہ و اہل بیت (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا فتنہ جو یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چند ہی مسلمان باقی رہ گئے تھے باقی سب العیاذ باللہ کافر ہوگئے تھے' پھر اسلام کے نام پر نئی نئی بدعتیں رواج دینے کا فتنہ۔ الغرض بہت سے فتنے ہیں جو مسلمانوں اور اسلام کو ختم کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اور سازشیں کررہے ہیں۔ ایسے میں اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ حدیث صحیح ہے یا نہیں استخارہ کرلو' نمازیں پانچ نہیں تین ہیں استخارہ کرلو' صحابہ کرام صحیح تھے یا غلط بس استخارہ کرلو! اہل بیت صحیح تھے یا غلط استخارہ کرلو جس کو تم بدعت کہتے ہو وہ بدعت نہیں سنت ہے استخارہ کرلو! یا کوئی ذکری یہ کہتا ہے کہ ملاں نور محمد اٹکی اللہ کا رسول بلکہ آخری رسول تھا وہی مہدی بھی تھا' ہمارا کلمہ (جو مسلمانوں کے کلمہ سے مختلف ہے اور جس میں اٹکی کا نام ہے) وہی کلمہ قابل عمل ہے استخارہ کرلو۔ اسی طرح ایک قادیانی یہ دعوت دیتا اور کہتا ہے کہ حضور آخری نبی نہیں حضور کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے' مرزا قادیانی نے جو دعاوی کئے وہ بالکل صحیح تھے اگر تمہیں اس بارے میں کوئی شک یا شبہ ہے تو استخارہ کرلو! تو کوئی مسلمان صرف اتنا کہہ دے کہ میں استخارہ کروں گا تو وہ شخص صرف اتنا کہہ دینے سے ہی دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے کیونکہ اسے اسلام کے بنیادی عقائد میں شک پڑگیا۔ اس کا قرآن و حدیث سے ایمان اٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقابلے میں اس نے قادیانی' ذکری' منکر حدیث' منکر صحابہ و اہل بیت اور کسی اہل بدعت کے قول کو ترجیح دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو ساری کائنات سے پیارے اور محبوب ہیں' جن کے سر مبارک پر اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج سجایا اور آپ کے بعد ہمیشہ کے لئے ہر قسم کی جدید نبوت کا دروازہ بند کردیا گیا۔ اب اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے' حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ اس سے دلیل طلب کرنا اور یہ کہنا کہ تیری نبوت کی دلیل کیا ہے تو وہ شخص صرف دلیل طلب کرنے پر ہی دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے کیونکہ اس نے دلیل طلب کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں شک کا اظہار کیا بعینہٖ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے اور یہ کہ مرزا قادیانی لعین بھی نبی ہے اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو استخارہ کرلو اور مخاطب یہ کہے کہ اچھا! میں استخارہ کروں گا تو اس کا ایمان اسی وقت ختم ہوگیا۔ اسے چاہئے کہ وہ توبہ استغفار کرے اور دوبارہ کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو۔

بعض سادہ لوح ان کے دھوکے اور فریب میں آجاتے ہیں اور استخارہ کے لئے تیار ہوجاتے ہیں' ہم ان سے کہیں گے کہ وہ عقائد و اسلامی اصطلاحات کے بارے میں یہ بات ذہن میں نہ لائیں کہ استخارہ کرلینا چاہئے (استخارہ کوئی حجت شرعی نہیں یہ بزرگوں نے دنیاوی معاملات میں صحیح رہنمائی کے لئے ایک وظیفہ بتایا ہے' جو ہر شخص نہیں کرسکتا اس کے لئے پاک صاف ہونا' نماز روزے کی پابندی کرنا بہت ضروری ہیں۔ مثلاً کوئی شخص تجارت کرنا چاہتا ہے وہ کسی اللہ والے کے پاس جائے گا اور ان سے یہ عرض کرے گا کہ حضرت! میں یہ تجارت کرنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے بھی دعا کریں اور مجھے مفید مشورہ سے نوازیں کہ فلاں تجارت میرے لئے صحیح رہے گی یا نہیں۔ وہ اللہ والا اسے استخارے کا طریقہ بتارہا ہے ایسا کرنے سے خواب میں اس کی راہنمائی ہوسکتی ہے پھر خواب تعبیر طلب ہوتے ہیں انسان دیکھتا کچھ ہے اور اس کی تعبیر کچھ نکلتی ہے اس لئے من و عن خواب کچھ حقیقت نہیں رکھتا)۔

مرزا قادیانی کا مرتد' کافر اور زندیق ہونا بدیہیات میں سے ہے' جس میں کسی قسم کا شک ہی نہیں ہے' جو اس کی کتابوں میں لکھے ہوئے نظریات' عقائد اور دعاوی سے صاف ظاہر ہے۔ اس کے دعاوی' نظریات اور عقائد کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔ اس نے لکھا کہ:

"میں مجدد ہوں بلکہ مجدد زماں ہوں' میں مہدی ہوں' میں خدا کی بیوی ہوں' خدا نے مجھ سے رجولیت (مردمی قوت) کا اظہار کیا' دس ماہ حمل رہا' میں مریم ہوں' مریم کی طرح عیسیٰ کی روح میں مجھ میں پھونکی گئی' میں خود سے خود ہی پیدا ہوا اور مریم سے عیسیٰ بن گیا' اس لئے میں مسیح ہوں' میں آدم ہوں' نوح ہوں' یعقوب ہوں' ابراہیم ہوں' موسیٰ ہوں' محمد کا ظل ہوں حتیٰ کہ خود محمد ہوں (نعوذ باللہ)۔" اسی پر بس نہیں' کہتا ہے کہ "خدا مجھ سے ہے' میں خدا سے ہوں' میں خدا کا بیٹا ہوں' خدا کا باپ ہوں' خود خدا ہوں' مالک کن فیکون ہوں' مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت عطا کی گئی ہے۔"

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "میری اور میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔" دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ۔ "اگر تم مجھ سے (یعنی اللہ سے) محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ آپؐ سے محبت مجھ سے محبت ہے نیز جہاد اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔" مرزا قادیانی نے انگریز کی اتباع' محبت اور اطاعت کو فرض قرار دیا' ملکہ وکٹوریہ کو نور کہا' خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا' اور جہاد جیسے اسلامی رکن کا انکار کرکے اس کو صاف اور واضح لفظوں میں حرام قرار دیا۔ مرزا قادیانی کی ایسی بہت سی باتیں ہیں' جن کی وجہ سے نہ صرف مرزا قادیانی بلکہ اس کے تمام پیروکار کافر' مرتد' زندیق اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں' جو شخص مرزا قادیانی کو (جو انتہائی اختصار سے لکھے ہوئے) اس کے دعووں میں سچا سمجھنے کے لئے استخارہ کرتا ہے وہ استخارہ کی نیت کر لینے سے ہی کافر ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ عرض کیا کہ استخارہ ایک خواب ہے اور خواب تعبیر طلب ہوتا ہے۔ اگر کسی سچے مسلمان کو خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے تو اس نے آپؐ ہی کی زیارت کی' اس لئے کہ شیطان سب کی شکل میں آسکتا ہے اور خواب میں بہت ہی خوبصورت انداز میں اپنے کو پیش کر سکتا ہے' لیکن اس میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ آپؐ کی شکل اختیار کرے۔ ایسے میں کوئی شخص کسی قادیانی کے جھانسے میں آکر مرزا قادیانی کو جانچنے' پرکھنے کے لئے استخارہ کا گناہ عظیم کر ڈالتا ہے اور خواب میں مرزا قادیانی کی بھدی شکل وہیئت کو تخت پر بیٹھے دیکھتا ہے تو سمجھو کہ شیطان نے اپنے کرتب دکھا دیئے۔ شیطان کا کام راہ ہدایت سے بھٹکانا اور گمراہی کے اندھے کنویں میں ڈالنا ہے جس کے لئے وہ ہر خوبصورت سے خوبصورت انداز اختیار کرے گا۔ یہ تو خواب کا مسئلہ ہے وہ جاگتے میں راہ ہدایت سے بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا مشہور واقعہ ہے۔ آپؒ وضو فرما رہے تھے کہ شیطان بادلوں میں اڑتے ہوئے وہاں سے گزرا اور آواز لگائی کہ اے عبدالقادر جیلانی تیرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ تجھے نہ وضو کی ضرورت ہے نہ نماز کی۔ حضرت جیلانیؒ تاڑ گئے کہ شیطان فریب کر رہا ہے۔ آپؒ نے فوراً لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم پڑھا' شیطان بھاگ گیا لیکن جاتے جاتے دوسرا وار کیا۔ شیطان نے کہا کہ اے جیلانی تیرے علم نے تجھے بچا لیا۔ وہ اس طرح آپ کو علم کے غرور میں مبتلا کرنا چاہتا تھا۔ آپ اس کی یہ مکاری بھی تاڑ گئے فرمایا میرے علم نے نہیں میرے خدا نے مجھے تیرے مکر و فریب میں آنے سے بچایا ہے۔ یہ مقام و مرتبہ آج ہر کوئی حاصل نہیں کر سکتا اور جنہیں یہ مقام حاصل ہے وہ اپنے مقام اور مرتبہ کو کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ واقعہ بیان کرنے سے یہ بتانا مقصود ہے کہ شیطان مختلف طریقوں سے راہ ہدایت سے ہٹاتا ہے' خواہ اس کی صورت ظاہری ہو یا خواب کی۔ اسی طرح شیطان جنوں میں سے بھی ہیں' انسانوں میں سے بھی ہیں' جیسا کہ قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من الشیطین الانس والجن۔
الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت شیطان کا انسانی رخ ہے' اس لئے جب ان کے پاس اپنے جھوٹے مدعی نبوت کو سچا ثابت کرنے کے لئے دلائل نہیں ہوتے تو لاجواب ہو کر استخارہ کا وسوسہ ڈالتے ہیں اور سننے والا سوچے پھر اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جس سے شیطان خواب میں مرزا قادیانی کی بھدی اور منحوس جیسی شکل صورت کو انتہائی خوشنما انداز میں پیش کرتا ہے۔ شیطان کو اچھی صورت میں دیکھ کر وہ پھسل جاتا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے۔

ذرا اس بات پر غور کریں کہ مرزائی' مرزا قادیانی کے بارے میں کیا کہتے ہیں' اس سلسلہ میں مرزائیوں کا کہنا ہے کہ مرزا قادیانی تابع نبی تھا یعنی اسے حضور کی تابعداری میں کمال حاصل کرنے کی وجہ سے یہ درجہ ملا۔ اس طرح مرزائی دھوکہ دیتے ہیں' ان کا عقیدہ ہے۔

مسیح موعود محمد است و عین محمد است

یعنی مرزا قادیانی خود محمد اور عین محمد ہے' مرزا کے خاص شاعر نے تو اسے یہ کہہ کر حضور سے بھی بڑھا دیا کہ۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

جس شخص کے بارے میں مرزائی یہ کہتے ہیں کہ وہ حضور کا تابع نبی تھا' لیکن کبھی انہوں نے حضورؐ کی زندگی اور اسوۂ حسنہ پر غور نہیں کیا۔ ہر شخص کو اس مسئلہ پر غور کرنا چاہئے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوریہ نشین تھے' تخت نشین نہیں اور بوریا بھی ایسا کہ آپ اس پر آرام فرماتے تو آپؐ کی پشت مبارک پر اس کے نشان پڑ جاتے۔ روکھی سوکھی نان جویں آپؐ کی خوراک تھی' گھر میں چولہے پر کئی کئی دن ہنڈیا نہیں چڑھتی تھی' غزوۂ خندق کے موقع پر بھوک کی وجہ سے آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے اپنے شکموں پر ایک ایک پتھر باندھے ہوئے تھے جبکہ آپؐ کے شکم مبارک پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ ہم مرزا قادیانی جیسے کرم خاکی اور انسانوں کی شرم و عار کی جگہ کا موازنہ نہیں کرنا چاہتے اس لئے کہ اس بجز بوبجے کو آپؐ سے کیا نسبت۔ تاہم مسئلہ واضح کرنے اور سمجھانے کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ مرزائی اپنے مرزا کو تابع نبی کہتے ہیں لیکن اس میں حضورؐ کی متابعت کی کوئی ایک بات

بھی موجود نہیں تھی' اسی بنا پر ہم نے اسے شیطانی نبی کا خطاب دیا۔ جو اس کے مناسب ہے بلکہ وہ تھا ہی ایسا۔ اس کی صرف خوراک کو بھی گنا جائے تو وہ ان گنت تھی۔ اس کے پینے کے لئے ولایتی شراب بھی لاہور میں پلومر کی دکان سے آتی تھی۔ وہ انتہائی درجے کا عیاش تھا۔

بہرحال بات استخارے کی ہو رہی تھی' اگر کوئی شخص مرزا کو بمعہ چیلوں کے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھے تو ایسا دیکھنا اتباع شیطان کی نشانی ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "شیطان ہر روز سمندر پر بمعہ اپنے چیلوں کے اپنا تخت بچھا کر بیٹھتا ہے۔ دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جو اس کے کارندے گئے ہوئے ہوتے ہیں وہ واپس آکر شیطان کو اپنی اپنی کارگزاری اور رپورٹیں پیش کرتے ہیں' جس کی کارگزاری سب سے عمدہ (اس کی نظر میں) اور اچھی ہوتی ہے اسے شاباش دیتا ہے کہ واقعی تم نے یہ کام بہت اچھا کیا۔

اس حدیث کی رو سے مرزا قادیانی کا بمعہ چیلوں کے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھنا ایک شیطانی خواب ہی ہو سکتا ہے' شیطان مرزا کی شکل میں آیا اور اس نے خواب دیکھنے والے کو گمراہ کرنے کے لئے یہ تیر آزمایا۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ قادیانی اگر استخارہ کا دھوکہ اور فریب دیں تو فوراً لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں۔ کیونکہ استخارہ کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ختم نبوت کے بارے میں شک کرنا ہے جبکہ آئندہ کے لئے درود شریف کو معمول بنالیں جتنا زیادہ درود شریف پڑھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

(محمد حنیف ندیم)

وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً

ایسی بات جو آنکھوں دیکھی یا کانوں سنی ہو ڈنکے کی چوٹ پر پورے یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے

تحریر۔ حضرت مولانا محمد میاں صاحب

مقاصد اور خصوصیات

"اے نبی! ہم نے تم کو بھیجا بتانے والا۔ اور خوشی سنانے والا۔ اور ڈر سنانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرح اس کے حکم سے۔ اور چراغ چمکتا' اور خوشی سنا (خوشخبری دے) ایمان والوں کو کہ ان کو ہے خدا کی طرف سے بڑی بزرگی (فضیلت)۔ اور کہا نہ مان منکروں کا اور چھوڑ دے ان کو ستانا اور بھروسہ کر اللہ پر۔ اور اللہ بس ہے کام بنانے والا۔"

(سورۃ الاحزاب پ ۲۲)

آیت کا اردو ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ میں آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ انہیں الفاظ کے دو معنوں میں آداب و مقاصد تبلیغ کے جو قیمتی جواہر پارے چھپے ہوئے ہیں' اب ان کے جلوے کا نظارہ فرمایئے:

آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ فرائض یا طریقہ کار بتانا آیت کا مقصد نہیں ہے۔ مگر خوبی یہ ہے کہ بیان مقاصد کے لئے جو الفاظ لائے گئے ہیں' ان سے فرائض و طریقہ کار اور مبلغ کی خصوصیات پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے۔

شاھدا" سب سے پہلا لفظ شاہد ہے۔ شاہد "(شہادت دینے والا) شہادت کا مدار مشاہدہ پر ہوتا ہے جو چیز خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو یا اپنے کانوں سے سنی ہو اس کی شہادت دی جا سکتی ہے۔ ایسی بات جو آنکھوں دیکھی یا کانوں سنی ہو بلا کسی جھجک کے ڈنکے کی چوٹ پورے بھروسے اور یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے اور دوسروں کو بھی اس کے مان لینے اور تسلیم کر لینے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی بناء پر شاہد کا فرض ہے کہ اگر اس کے دل میں کھوٹ نہیں ہے تو وہ اپنے مشاہدہ کو یقین اور بھروسے کی پوری قوت کے ساتھ بیان کرے۔ ورنہ شہادت کا حق پورا نہیں کرے گا۔

نبیؐ اور فلسفی کا فرق!

نبی اور فلسفی میں یہی فرق ہوتا ہے کہ نبی جو کچھ کہتا ہے وہ یقین اور اذعان کی پوری قوت کے ساتھ کہتا ہے۔ اس میں کوئی تردد' کوئی شک و شبہ' کوئی وہم یا احتمال اس کو نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس یقین کی بنیاد پر کہتا ہے جو اللہ تعالی اس کے دل میں کسی ایسے ذریعہ سے پیدا کر دیتا ہے جو مشاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ اس کو اور صرف اس کو "حق" سمجھتا ہے اور اسی بناء پر وہ اسی حق کے لئے ہر قربانی پیش کرنے اور ہر ایک مصیبت جھیلنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

ایک شخص جو کسی بلندی پر کھڑا ہوا آفتاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ دنیا بھر کے اندھے بہرے یا وہ لوگ جو اس بلندی سے نیچے ہیں' جو آفتاب کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب اپنی فوج بنا کر اس کو مجبور کرنا چاہیں کہ وہ "قرص آفتاب" کے مشاہدہ سے انکار کر دے تو اگر وہ بزدلی کا مریض نہیں ہے تو اس پوری فوج کے ہر ایک مواخذہ کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا اور اس کے لئے تیار نہ ہوگا کہ خود اپنی زبان سے اپنی آنکھوں کو جھٹلائے۔ فلسفی یا محقق کے پاس مشاہدہ نہیں ہوتا اور نہ مشاہدہ جیسی کوئی چیز ہوتی ہے۔ اس کے پاس ظنون' قیاسات اور تجربات ضرور ہوتے ہیں مگر مخالف احتمالات کی پرچھائیں ان کو اس طرح دھندلا بنائے رکھتی ہیں کہ وہ نور یقین سے محروم رہتا ہے۔ اطمینان قلب کی دولت خود اس کے پاس نہیں ہوتی وہ دوسروں کو یہ دولت کہاں سے بخش سکتا ہے۔ مورخ کے پاس روایات کا ذخیرہ ضرور ہوتا ہے مگر بسا اوقات اصول مسلمہ کے طور پر یہ بھی تسلیم ہوتا ہے کہ "دروغ برگردن راوی۔"

سائنس کے انکشافات نے بہت سے فکری نظریات اور تھیوریوں کو مشاہدہ کی حیثیت دے دی ہے مگر اس کے باوجود ان کو اعتراف ہے کہ کائنات کے رازہائے سربستہ

سے وہ اب تک پوری طرح واقف نہیں ہو سکے ہیں۔ ہر راز کے تحت میں ایسے بہت سے راز سربستہ ہیں جن کے صحیح انکشافات کے لئے نسل انسانی کو ابھی صدیاں گزارنی ہوں گی لہذا جو کچھ آج کیا جا رہا ہے وہ آخری فیصلہ نہیں۔

نبی کی بہت بڑی خدمت اور نبی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم ترین احسان یہ ہوتا ہے کہ وہ نوع انسان کو یقین و اذعان کی وہ بیش بہا دولت عطا کرتا ہے کہ دنیا کی کوئی دولت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

پھر یہ یقین ان بنیادی باتوں کے متعلق ہوتا ہے جو انسان کی تعمیر شخصیت کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں اور اتفاق سے ان کے متعلق صحیح علم حاصل کرنے کا کوئی مادی ذریعہ آج تک ایجاد نہیں ہوا۔ مثلاً" کائنات عالم اور نظام قدرت کے اس پورے کارخانے میں جو ہمارے سامنے ہے انسان کی حیثیت کیا ہے وہ قطعاً" آزاد ہے یا اس کو جواب دہی کرنی ہوگی۔ موجودہ زندگی کا تعلق مابعد الموت سے کیا ہے۔ موت فنا محض ہے یا اس کی حقیقت انتقال ہے یعنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو جانا۔ اگر انسان ایک ابدی حقیقت ہے اور موت سے وہ فنا نہیں ہوتی تو بعد الموت اس کو کیا کرنا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

جب تک ان جیسی بنیادی باتوں کے بارے میں یقین اور وثوق پیدا نہ ہو جدوجہد اور حرکت عمل کی کوئی سمت قائم ہو سکتی ہے اور نہ اس جدوجہد اور عمل میں یکسانیت اور استقامت پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی روحانی لحاظ سے اس کی شخصیت تعمیر سے قطعاً" محروم رہتی ہے۔

اب ایک تصور قائم کیجئے مثلاً" کسی نبی کی تعلیم سامنے نہ ہو' صرف فلاسفر کی تحقیقات اور ان کی موشگافیاں ہوں۔ پھر حق کا کوئی متلاشی انہیں چند سوالات کے متعلق جو مثالی طور پر بیان کئے گئے ہیں اطمینان حاصل کرنا چاہے تو کیا کبھی اطمینان کی مسرت اور دلجمعی اس کو میسر آ سکتی ہے؟

ہاں ایسی مثالیں ضرور ہیں کہ انہیں سوالات میں جو غلطاں و پیچاں تھے اور تلاش و جستجو کی وادیوں میں بھٹک رہے تھے ان کو روشنی نظر آئی پھر وہ اس روشنی ہی کے ہو گئے۔ لیکن یہ روشنی فلسفہ یا سائنس کی نہیں تھی بلکہ یہ روشنی وہی تھی جو زیر بحث ہے جس کی کرنیں شمع نبوت کی لو سے پھوٹتی ہیں۔

مختصر یہ کہ لفظ شاہد نے ایک طرف خود نبی کے اذعان و یقین کی شہادت دی اور دوسری جانب ہر ایک داعی کے لئے رہنمائی کر دی کہ اس کو دعوت اسی چیز کی دینی چاہئے جس کی صداقت کا اس کو اس طرح یقین ہو جیسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے یا اپنے کانوں سے سن رہا ہے۔

اور یہ بھی لازم امر ہے کہ جس امر کی دعوت دے اس کو بلا کسی جھجک کے ایسے یقین اور وثوق کے ساتھ بیان کرے جس طرح ایک انسان خود اپنے مشاہدہ کو اذعان و یقین کی پوری قوت سے بیان کرتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروکار جس بات کی دعوت دیا کرتے ہیں اس کی شان یہی ہوا کرتی ہے اور اسی لئے وہ اسی کے مقابلہ اور مخالفت میں ہر ایک مصیبت کو انگیز کرنے اور اور ہر ایک قربانی کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہا کرتے ہیں۔

مبشراً" بشارت دینے والا' خوشی سنانے والا' جب نبی یقین و اذعان کی دولت پیش کر رہا ہے تو یہ بہت بڑی بشارت اور مژدہ جانفزا ہے۔ ان خستہ جان' تشنہ کاموں کے لئے جو تلاش حق میں اپنی عمریں صرف کر رہے ہیں اور جان عزیز کی تمام آسودگیاں اس جستجو میں قربان کر رہے ہیں۔ نبی ان کے سوکھے ہونٹوں کو حق و صداقت کے آب حیات سے تر کرے گا اور ان کے مرجھائے ہوئے دلوں پر اطمینان کی پھریری رکھے گا۔

لیکن جو لوگ خالی الذہن ہیں یا طالب حق ہیں مگر ان کی طلب پیاس کی حد تک نہیں پہنچی ان کے دلوں میں حق و صداقت کا بیج بونے یا وہ اگر کسی درجے کی طلب رکھتے ہیں تو اس طلب کے بڑھانے اور تلاش و جستجو کی حد تک پہنچانے کے لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سزا اور عذاب کی باتیں ان کو سنائی جائیں اور اس وبال سے ان کو خوفزدہ کیا جائے جو دنیا یا آخرت میں ان پر پڑ سکتا ہے۔ مگر جب کہ آیت کریمہ میں لفظ مبشر پہلے لایا گیا ہے تو اس کا اشارہ یہ ہے کہ نبی اور داعی کا پہلا کام یہ ہے کہ سہمانے اور خوفزدہ کرنے کی بجائے بشارت کے پہلو کو مقدم رکھے۔ مایوس کرنے کی بجائے اس کو مانوس کرے اور پرامید بنائے۔ خوفزدہ انسان کا فعل قہری اور جبری ہوتا ہے اس میں امنگ اور حوصلہ نہیں ہوتا۔ زندگی اور ترقی کے لئے حوصلہ اور امنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

نبی کی دعوت پیغام زندگی ہے پس اس کی تعلیم میں بشارت کا انداز نمایاں ہونا چاہئے تاکہ زندگی پیدا ہو اور فروغ پائے۔ عذاب کی بات اس وقت ہے' جب اس بشارت سے سرتابی کر کے وہ خود عذاب کی طرف قدم بڑھانے لگیں۔

نذیراً" ڈر سنانے والا (خطرہ سے آگاہ کرنے والا) شاہی فرامین ہوں یا جمہوری حکومتوں کے قوانین ان میں قوت سزا کی دھمکی سے پیدا کی جاتی ہے۔ مثلاً" دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری پر عمل نہ کیا گیا تو دفعہ نمبر ۱۸۸ کے بموجب چھ ماہ تک کی قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ مگر قرآن شریف میں نبی یا داعی کے لئے جو محتاط الفاظ لائے گئے ہیں۔ وہ دھمکی' رعب اور دہشت انگیزی کے تصور سے پاک ہیں۔

قرآن پاک میں مختلف عنوانوں سے بتایا گیا ہے کہ نبی پولیس افسر یا کلکٹر کی حیثیت میں نہیں ہوتا کہ مجرموں کو سزا دلوائے یا سزا دینے کی کوشش کرے۔ نبی پدر مہربان یا مشفق استاد اور مربی ہوتا ہے۔ جو نوع انسانی کو جو اس کے اہل و عیال کے درجہ میں ہوتی ہے۔ برے کیریکٹر کے نتائج بد سے آگاہ کرتا ہے۔ بے شک خوف اور ڈر کی بات یہاں بھی کہی جا سکتی ہے مگر دھمکی کے انداز میں نہیں بلکہ پدر خیر خواہ کے انداز میں۔ جو اپنی آوارہ منش اولاد کو بہت ہی درد بھرے انداز میں بار بار سمجھاتا ہے کہ اس کی آوارگی کے نتائج کیا ہوں گے۔

قانون کے متعلق عام محاورہ ہے کہ وہ "گونگا بہرہ" ہوتا ہے۔ اس کو اس کا احساس نہیں ہوتا کہ اس کی زد میں کون آ رہا ہے اور کس کو کتنا نقصان یا نفع پہنچ رہا ہے۔ انصاف پسند اور پابند قانون "حاکم" کے متعلق بھی یہی محاورہ ہے کہ...... وہ "عقیم" اور بانجھ ہوتا ہے...... جو پدرانہ شفقت کی دردمندی سے محروم اور ناآشنا ہوتا ہے لیکن مہربان باپ نہ گونگا بہرا ہوتا ہے اور نہ عقیم اور نہ ناآشنائے درد' بلکہ اس کے دل کا ہر ایک ریشہ دردمند ہوتا ہے وہ اپنی اولاد کی آوارگی سے ہر وقت کڑھتا رہتا ہے اور اس کی کڑھن اس پر نہیں ہوتی کہ اولاد اس کی خدمت کیوں نہیں کرتی وہ اس کے حق میں لاپرواہ اور گستاخ کیوں ہے بلکہ اس کی کڑھن اس پر ہوتی ہے کہ وہ اس گستاخی اور لاپرواہی کے نہایت خراب نتیجے اس کی اولاد کے سامنے آنے والے ہیں۔ وہ سمجھاتا ہے تو یہی سمجھاتا ہے کہ ان حرکتوں کا نتیجہ جو تمہارے سامنے آنے والا ہے وہ بہت خراب اور بھیانک ہوگا۔ باپ کا دل اس بھیانک نتیجہ کے تصور سے لرزتا ہے۔ یہاں تک کہ بسا اوقات وہ اپنے قابو میں نہیں رہتا اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اولاد اس کا کہنا نہیں مانتی اور وہ اس کو کہنے اور سنانے میں اپنی پوری طاقت و ہمت صرف کر دیتا ہے اس کہنے اور سنانے اور نتائج بد سے آگاہ کرنے کا نام "انذار" ہے۔ پس "منذر" وہ پدر مشفق ہے جو اپنی اولاد کو اس کی کجروی کے نتائج بد سے بار بار آگاہ کر رہا ہے۔

سراجاً" منیراً" چراغ چمکتا یا چراغ نور پھیلانے والا۔

چراغ سے زیادہ چمک دمک چاند اور سورج میں ہوتی ہے۔ روشنی بخشنے اور نور پھیلانے میں بھی وہ چراغ سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ ہیں۔ مگر جب "داعی الی اللہ" کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرایا جا رہا ہے تو آپ کو سورج یا چاند نہیں فرمایا گیا بلکہ چراغ سے تشبیہ دی جا رہی ہے کیونکہ داعی الی اللہ کے لئے جس سوز و گداز اور جس رابطہ اور تعلق کی ضرورت ہوتی ہے وہ چاند اور سورج نہیں ہوتا۔

چاند اور سورج کی حقیقت کچھ بھی ہو وہ آگ کا گولہ ہوں یا کسی اور مادہ کا کرہ۔ مگر اتنی بات ظاہر ہے کہ وہ محفل انسان سے بہت دور اور انسان کی دسترس سے بہت بالا ہیں۔

یہ درست ہے کہ ان کی کرنیں اور شعاعیں انسان کی

بہت سی ضرورتوں کے لئے مفید ہی نہیں بلکہ حیات بخش بھی ہیں مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ان کی فطرت رقت اور گداز سے محروم ہے۔ چاند تو ایک منجمد کرہ ہے' جہاں تک معلوم ہو سکا ہے کہ اس میں حرارت بھی نہیں۔ آفتاب حرارت اور سوزش کا مخزن مانا جاتا ہے۔ مگر جس کو سوزو گداز کہتے ہیں جو ہمدردی اور غمخواری کی علت ہوا کرتی ہے' فطرت آفتاب اس سے ناآشنا ہے۔ وہ نہیں جانتی کہ رقت کس چیز کا نام ہے۔ پگھلنا کس کو کہتے ہیں۔

اب آیئے چراغ پر' ایک نظر ڈالئے جس طرح اس کا نور رونق محفل ہے۔ خود اس کی ذات شریک مجلس ہے۔ ہر ایک کی نظر اس کی لو تک اور انگلیاں اور اس کے جرم تک پہنچ سکتی ہیں اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ رقت و زاری کی ایک مثال' سوزو گداز کی تصویر اور ایثار و فدائیت کا ایک عبرت آموز سبق ہے۔ اہل محفل نشاط و مسرت میں مست ہیں مگر یہ پگھل رہا ہے' سلگ رہا ہے' فدا ہو رہا ہے' قربان ہو رہا ہے' اس کا جگر پرسوز ہے' اور وہ جو رگ جان کی طرح ایک فتیلہ ہے اس کا کس بل نکل رہا ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہے اور کس کے لئے؟ انہیں اہل محفل کے لئے۔

یہ سوزو گداز ہی کی خصوصیت ہے۔ کوئی "داعی الی اللہ" فریضہ دعوت ادا نہیں کر سکتا۔ جب تک نوع انسان کی فلاح و بہبود کا درد اس کے دل میں نہ ہو اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی طاقتیں اس سوزو گداز کے لئے وقف نہ ہوں۔ اس کو سوزو گداز کو یا کھلے لفظوں میں آگ یا نار کہو۔ جو ایک طرف داعی کے تن من کو تحلیل کر رہی ہے اور دوسری طرف یہی نار پوری محفل اور انجمن کے لئے نور بن رہی ہے مگر یہ آگ لکڑی اور ایندھن کی آگ نہیں ہے۔ یہ آگ ہے محبت اور عشق کی' ہمدردی اور غمخواری کی آگ' شفقت و راحت اور غمگساری کی آگ' یہ آگ جتنی زیادہ ہوگی' اتنا ہی اس کا رتبہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بلند ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک کس درجہ پرسوز تھا اور آپ کے رگ و پے میں یہ درد کتنا سرایت کر چکا تھا۔ اس کا کچھ اندازہ رب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ہوتا ہے۔

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین۔

(شاہ عبدالقادرؒ)

"شاید تو گھونٹ مارے اپنی جان اس پر کہ وہ یقین نہیں کرتے۔"

اس کے باوجود کہ کلام ربانی میں مختلف طرح سے یہ سمجھا دیا گیا تھا کہ ان کی کجروی اور گمراہی کی ذمہ داری آپ پر نہیں۔ آپ ایک رہنما اور پیغام رساں ہیں۔ آپ کوتوال' محتسب یا گماشتہ بھی نہیں ہیں کہ ان کے کردار بد کی جوابدہی آپ کو کرنی پڑے۔ پھر بھی شفقت و غم اندوہ کی حالت یہ ہے کہ:

فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا۔

(سورۃ کہف رکوع ۱)

"سو تم کہیں گھونٹ ڈالو گے اپنی جان ان کے پیچھے اگر وہ نہ مانیں گے اس بات کو پچھتا پچھتا کر۔"

(شاہ عبدالقادرؒ)

آپ ایک بوڑھے باپ کا تصور کریں جو اپنی کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ اس کے بچے آنکھوں پر پٹی باندھ کر دہکتی ہوئی آگ کی خندق کی طرف دوڑ رہے ہیں' بدحواس ہو کر چلا رہا ہے۔ مگر بچے کچھ نہیں سنتے' نہ اپنی دوڑ میں کمی کرتے ہیں' نہ آنکھوں سے پٹی کھولتے ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ کوڑے مار مار کر ان کو اس اندھی چال سے روکے تو اس کا آقا فوراً تنبیہ کرتا ہے کہ مارنے پیٹنے کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔ تم محض زبان سے سمجھا سکتے ہو' جبر کسی قسم کا نہیں کر سکتے اور دیکھو بددعا بھی نہیں کر سکتے۔ اولاد کی یہ چال اور آقا کا یہ حکم۔ اس بوڑھے باپ کی کڑھن کی کیا حالت ہوگی۔

آہ کرنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگر سوزی اور دلگدازی کی یہ نامکمل تصویر ہے۔ رات کی تاریکی کو قسم دے کر پوچھو وہ سچ سچ بتائے گی کہ شب کے آخری لمحات میں صبح صادق سے کچھ پہلے' جب فطرت سلیم انسان کو طبعی طور پر اپنے رب اور پروردگار کے سامنے گڑگڑانے کا وعظ کیا کرتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کیا ہوا کرتی تھی۔ جب وہ اپنی چند فٹ کی تنگ کوٹھڑی میں جس کی چھت سر کو لگتی تھی جس میں نہ تازہ ہوا کا کوئی انتظام تھا نہ روشنی کا' نہ پائے مبارک کے نیچے کوئی سالم چٹائی ہوتی تھی۔ وہ اس تنگی اور شکستگی کے ساتھ کھڑے ہو کر اور کبھی رکوع میں جھک کر اور زیادہ فرش زمین پر پیشانی رگڑتے ہوئے قلب گریاں اور چشم پرنم کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ ان تمام دعاؤں کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے۔ ہمیں اس وقت وہ رات یاد آگئی کہ زبان پر یہ آیت آگئی۔

ان تعذبھم فانھم عبادک و ان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم

(سورۃ مائدہ)

"اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر معاف کر دے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔"

تو ایک کیفیت طاری ہوئی' دل بھر آیا' سینہ مبارک میں ابلتی ہوئی ہنڈیا جیسی گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی' آنکھوں سے آنسو کی لڑی جاری ہو گئی اور پوری رات اسی آیت کے ورد میں گزار دی۔

بشر المؤمنین الخ میں بشارت دینے کی عملی صورت پیش فرمائی گئی ہے کہ جو لوگ آیت کی دعوت کو قبول کر لیں ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے خداوند عالم کی طرف سے اتنی بڑی فضیلت ہے کہ کسی نبی کی کوئی امت ان کے ہم پلہ نہیں ہے' وہ سب سے افضل ہوں گے۔

اس کے بعد ان کا معاملہ تھا جو کھلے بندوں مخالفت کرتے ہیں یا' دسیسہ کاری اور تصنع سے کام لیتے ہیں کہ دل میں کفر بھرا ہوا ہے اور ظاہر کرتے ہیں کہ وہ آپ کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ کلام الٰہی ان کو کافر اور منافق کہتا ہے اور ان کے لئے دو باتوں کی ہدایت کرتا ہے۔

اول یہ کہ آپ ان کی دلداری کے لئے ہرگز ایسا نہ کریں کہ ان کی باتوں پر چلنے لگیں' جب وہ کافر اور منافق ہیں تو ان کی باتیں بھی ایسی ہی ہوں گی۔

دوسری ہدایت کے لئے الفاظ ہیں۔ **ودع اذاھم** اس لفظ کی تفسیر دو طرح کی گئی ہے اور عجب بات یہ ہے کہ باپ اور بیٹے کی رائے مختلف ہے۔ سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ اس کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

از نظر اعتبار بگذار رنجانیدن ایشاں را۔

یعنی۔ یہ کافر اور منافق آپ کو جو ایذائیں پہنچا رہے ہیں اس کا خیال مت کیجئے اور اپنے خدا پر بھروسہ کیجئے وہ آپ کا کارساز ہے۔

اور حضرت شاہ صاحبؒ کے قابل فخر فرزند ارجمند حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں۔

"اور چھوڑ دے ان کو ستانا اور بھروسہ کر اللہ پر' اور اللہ بس ہے کام بنانے والا۔"

ممکن ہے کاتب صاحب کی یہ مہربانی ہوئی ہے کہ "ان کا" کی بجائے "ان کو" لکھ دیا ہو۔ اگر شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے الفاظ یہ ہوں کہ چھوڑ دے ان کا ستانا تو مفہوم وہی ہو جاتا ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے فرمایا ہے لیکن کاتب کی غلطی نہ مانی جائے اور "ان کو" صحیح سمجھا جائے تو باپ اور بیٹے کے ترجموں میں یہ فرق ہوگا کہ باپ کے ترجمہ کے بموجب جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فراخ حوصلہ اور عفو و درگزر کی ہدایت ہو رہی ہے اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ترجموں کے بموجب ہدایت یہ ہے کہ درپے انتقام نہ ہوں۔ یعنی یہ تو ضروری ہے کہ آپ پوری طرح محتاط رہیں اور ان کی باتوں میں نہ آئیں۔ لیکن ان کی چالبازیوں کے جواب میں آپ ان کو کوئی سزا دینا چاہیں تو یہ بھی درست نہیں ہے' آپ ان کو ستانے کا خیال بھی نہ کریں بلکہ ان کی ان حرکتوں کا جواب خدا کے حوالے کر دیں' تو آپ اس پر بھروسہ کریں وہ آپ کا کارساز ہے۔

اب پوری بحث کے دامن سمیٹئے: "داعی الی اللہ" کی یہ خصوصیات سامنے آتی ہیں۔

1 اذعان و یقین جس سے داعی الی اللہ کا سینہ پرنور ہو اپنی دعوت کی صداقت پر اذعان و یقین جیسے شاہد کو اپنی شہادت پر یقین ہوتا ہے۔

2 دعوت کے قبول کر لینے سے جو فوائد پہنچ سکتے ہیں ان کو سامنے رکھے اور ان کی بشارت دے۔

3 قبول نہ کرنے کی صورت میں حاکمانہ دھمکیوں کے

بجائے ناصحانہ انداز اختیار کرے اور پدر مشفق کی طرح نتائج بد سے آگاہ کرے۔

4. "داعی الی اللہ" خلوت گزیں نہیں ہوگا بلکہ شمع کی طرح شریک مجلس ہوگا۔ اس طرح کہ اس کے انفاس و کلمات پر نور ہوں تو قلب و جگر پر سوز ہو۔

5. اس تمام خلا و ملاء' میل ملاپ کے باوجود ضروری ہے کہ وہ محتاط رہے' دلداری میں اس حد تک آگے نہ بڑھے کہ جس کے لئے دعوت دے رہا ہے اسی کی خلاف ورزی ہونے لگے۔

6. داعی کا سینہ فراخ اور حوصلہ بلند ہو وہ مخالفین کی چالبازیوں اور گستاخیوں کو نظر انداز کرتا رہے۔(شاہ ولی اللہ صاحبؒ)

7. مخالفین جو کچھ حرکتیں کریں داعی الی اللہ جب تک منصب دعوت و تبلیغ پر رہے اس کو انتقام لینا درست نہیں ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا۔ اس کا وظیفہ عمل اور طریقہ کار نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا لائحہ عمل ادفع بالتی ھی احسن۔ (جواب دو ایسے طریقہ سے جو بہت ہی اچھا ہو) جس کا نتیجہ یہ ہو کہ دشمن دوست بن جائیں۔(حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ)

8. انتقام یا چالبازی کے موقع پر چالبازی کے بجائے داعی کی نظر اللہ پر رہنی چاہئے اور اسی کے فضل و کرم پر اس کو اعتماد رکھنا چاہئے۔

تزکیہ اخلاق اور روحانی تربیت

قرآن حکیم کی متعدد آیتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور شان بھی بتائی گئی ہے یعنی تزکیہ اخلاق اور روحانی تربیت "دعوت الی اللہ" کے نتیجہ میں جب ایک شخص رب اور معبود کی طرف متوجہ ہوا' اس کی عظمت اور بڑائی کا اقرار کرتے ہوئے اس کے احکام کی پابندی کا اس نے عہد کیا تو ضروری ہے کہ اس کے عمل اور کردار میں بھی وہ خوبیاں نمایاں ہوں جو انسانیت کا جوہر ہیں۔ جن کی بنا پر انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے اور ایک بندہ اور پروردہ ہونے کے لحاظ سے اپنے پروردگار اور اپنے مالک و خالق کے ساتھ بھی اس کا تعلق مضبوط ہو۔ برائیوں کو زیادہ سے زیادہ نابود کرنے اور خوبیوں کو زیادہ سے زیادہ ابھار کرنے کا نام "تزکیہ اخلاق" ہے یعنی عادتوں اور خصلتوں کو برائیوں سے پاک کرنا' اور خدا سے تعلق جوڑنے اور اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے اور اس مضبوطی کو روز افزوں اور ترقی پذیر بنانے کو "روحانی تربیت" کہا جاتا ہے۔

نبی کا کام صرف بلاوا دے دینے پر ختم نہیں ہوتا بلکہ یہ دونوں کام بھی اس کے فرائض میں وہ اہمیت رکھتے ہیں کہ ان پر نبوت و رسالت کی پوری تعمیر قائم ہوتی ہے۔ جو شخص نبی کا نائب یا وارث بن کر ان فرائض کو انجام دیتا ہے اس کو پیر اور مرشد کہا جاتا ہے۔

ہماری زبان میں پیر اور مرشد کے جو الفاظ بولے جاتے ہیں ان سے وہ پاک انسان مراد ہوتے ہیں جو نبی کا نائب اور وارث بن کر یہ عظیم الشان اور انقلاب پیدا کرنے والی خدمت انجام دیتے ہیں۔

جذبۂ حق

حضرت سعد بن وقاصؓ کا ایمان افروز واقعہ

مرسلہ:۔ ممتاز احمد

دنیا صرف یہ منظر دیکھ رہی تھی کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کسریٰ کے سنہرے محلات اور تاج و تخت پر کوندتی لہراتی خلافت اسلامیہ کے نقشے میں نت نئے شہروں کا اضافہ کر رہی ہے۔ دولت کا سیلاب عجم سے عرب کی طرح رواں دواں ہے لیکن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنے اندر جھانک کر یہ منظر دیکھ رہے تھے کہ جوں جوں جہاد کے فرائض کا بوجھ ہلکا ہوتا جا رہا ہے ان کا وجود فقر و استغناء کی ایک نرالی تڑپ میں ڈھلتا جا رہا ہے۔ دولت کے خزانے ان کے قدموں میں ڈھیر ہو رہے ہیں۔ محلات اور قلعوں کے آہنی دروازے ان کے سامنے کھل رہے ہیں۔ اقتدار کے پرشکوہ پرچم ان کی شخصیت پر لہرا رہے ہیں' لیکن ان تمام فاتحانہ کارناموں کے ساتھ ساتھ خدا کا خوف اور آخرت کی درد بھری یاد ان کی پوری زندگی کو دنیا سے اور بہت دور تیزی سے کھینچے لئے جا رہی ہے۔ یہی تھا وہ سوز دروں جس نے شمشیر و سناں سے بھی بڑا کام کیا۔ ہتھیاروں نے صرف عجم کی زمین جیتی تھی اور اس سوز نے آتش پرستوں کے سینوں میں توحید کی آگ کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ زمین فتح ہو جانے کے بعد دلوں کی دنیا پر عجمی سپاہ نے ہتھیار ڈالے تھے اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مومنانہ سوز و گداز کو دیکھ کر ان لوگوں نے خدائے واحد پر بے تابانہ سر ڈال دیئے۔ بڑے بڑے سردار حق کی شہادت دیتے ہوئے اسلام کی طرف والہانہ جوش سے بڑھے۔ دیلم کی چار ہزار کی سپاہ نے یکایک ایک ساتھ اسلام کی عظمت کے سامنے سر جھکا دیا۔

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح میں دولت دنیا سے بے پروائی اور دولت دل کی بڑھتی ہوئی تڑپ اس طرح بڑھی کہ ان کے رگ و پے سے پھوٹ نکلی۔ ماحول میں سرایت کر گئی۔ آنکھوں سے نظر آنے لگی۔ دنیا نے ایک دن یہ حیرت ناک منظر بھی دیکھ لیا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فرستادہ کوفہ میں داخل ہوا اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصر کی ہوائی ڈیوڑھی کو آگ لگا کر چلا گیا اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ' وہی سعد رضی اللہ تعالیٰ! طاقت و عجز کے ساتھ ٹھنڈے دل اور کھلی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ جنہوں نے ایرانی سلطنت کی بساط الٹی تھی اور جنہوں نے اس کوفہ کو آباد کر کے قصر کے آگے یہ ڈیوڑھی محض اس لئے تعمیر کی تھی کہ بازار کے شور و غل سے محفوظ رہ سکیں لیکن جس کو امیر المومنین نے محض اس دور اندیشانہ مصلحت سے نذر آتش کرا دینا ضروری سمجھا کہ کہیں یہ ڈیوڑھی حاکم و محکوم قوم کے درمیان انصاف و عدل کی ہر بجلی سے بجلی' بعید سے بعید مصلحت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی فاتحانہ' مجاہدانہ جدوجہد کی پوری عمر سے بھی زیادہ پیاری تھی۔ انہوں نے خندہ پیشانی سے اس مصلحت کو سینے سے لگایا اور ذاتی عزت و جاہ کے ہر جائز سے جائز مطالبہ سے کنارہ کش ہو گئے۔ یہی نہیں ہوا بلکہ یہ بھی ہوا کہ کوفہ کے کچھ ذاتی مخالفوں نے محض بربنائے اختلاف بارگاہ خلافت میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف شکایت بھیجی کہ وہ نماز ٹھیک طریقہ سے نہیں پڑھاتے۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شکایت کو کمال صبر و تحمل سے سنا۔ بارگاہ خلافت سے اس شکایت کی چھان بین کے لئے حضرت محمد بن مسلمہ کوفہ میں آئے اور گھر گھر مسجد مسجد اس شکایت کے ذیل میں عوام کے بیانات قلمبند کرتے رہے۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کی اس تمام کارروائی کو بھی خدا کے ایک بندۂ عاجز کی شان سے دیکھا اور سنا۔ پھر بارگاہ خلافت کے صرف ایک اشارے پر انہوں نے ان تمام علاقوں کی حکمرانی سے دستبرداری دے دی جن کو انہوں نے خون و دل و جگر سے جیتا اور آباد کیا تھا۔ وہی مجاہد جو اپنے حیرت ناک عزم و عمل کے ساتھ سپہ سالاری کی ان بلندیوں کو قربان کر دے تو دنیا نے دیکھا کہ اس نے اپنی پوری زندگی اسلام کے قدموں پر ڈال دی اور سلطنت و حکومت کے تخت سے اٹھ کر فقر و فنا کے گوشے میں سمٹ گیا۔ ان کی زندگی میں جہاد اور جہاد نفس کی یہ بے پناہ عظمت وہ شے تھی جس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے اس وقت خراج عقیدت پیش کیا جب وہ قاتلانہ گھاؤ کھائے ہوئے بستر شہادت پر لہو میں نہائے ہوئے لیٹے تھے۔ انہوں [illegible]

ہرگز کسی بددیانتی کے شاخسانے میں معطل نہیں کیا تھا۔"

یہ کہا اور خلافت کے لائق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فہرست میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا نام نامی شامل کر کے دنیا کو بتادیا کہ یہ ہستی صرف کوفہ کی حکمرانی ہی نہیں بلکہ پوری خلافت اسلامیہ پر راج کرنے کے قابل تھی۔

لیکن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب زمانے کے یہ تیور دیکھے کہ اسلام کے افق سے خطرناک فتنوں کی طغیانی سر اٹھا رہی ہے اور خطرہ ہے کہ مسلمانوں کا خون ان اختلافات کی بھینٹ نہ چڑھ جائے تو وہ تاج و تخت کی چپقلش سے دامن بچا کر فقر و خدا کی تنہائیوں میں سمٹتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ خود ان کے صاحبزادے پکار اٹھے کہ اباجان! کیا ہو رہا ہے آپ کو؟ آپ جنگل میں اونٹ چرائیں اور لوگ تاج و تخت کے لئے قسمت آزمائیں۔ خاموش خاموش! جوش کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیٹے کے سینے پر ہاتھ مارا کہ میں نے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدا متقی اور پرہیزگار بندے کو پیار کرتا ہے۔

پھر کسی نے چھیڑا تو خلوت گزینی کے راز پر سے یوں پردہ اٹھایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا جس میں سونے والا بیٹھنے سے' بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اچھا ہوگا۔

اس طرح وہ تلوار جس نے عرب و عجم کی خونریز لڑائیوں میں کفر و شرک کے سر قلم کئے تھے۔ خون مومن سے لرزہ براندام ہو کر ہمیشہ کے لئے نیام میں چلی گئی اور وہ عظیم مجاہد جس کی ستر سال سے زیادہ طویل زندگی کا ہر سانس جنگ و جہاد کے معرکہ زاروں میں بیتا تھا۔ آخر دنیا کے دارالامتحان سے کامیابی کے ساتھ دور نکل کر قید کی راہ سے گزرتا ہوا اپنے خالق و پروردگار سے اس طرح جاملا کہ اس کے جسم پر جنگ بدر کا وہ بوسیدہ اونی کپڑا کفن کی شکل میں لپٹا ہوا تھا جو اللہ کے رسولؐ نے تبرک کے طور پر ان کو عطا کیا تھا۔ ان کے وہ ہاتھ رحمت خداوندی کے لئے پھیلے ہوئے تھے' جنہوں نے دولت دنیا کے خزانوں کو جیتے جی لٹا دیا تھا اور ان کے دل میں خدا اور خدا کے رسولؐ کے سوا کسی کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔

ہم سے تاریخ کہتی ہے کہ جہاد و ایثار کی داستانیں تمہاری ہیں...... لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ اب یہ داستانیں لکھنا تو کیا پڑھنا بھی ہمیں نہیں آتا۔ پڑھ کر سوچنا اور تڑپنا بھی یاد نہیں رہا ہم کو! اپنے مستقبل کی تاریکیوں میں ٹھوکریں کھاتے ہوئے ہم خود اپنے ماضی کی اس روشنی سے دور سے دور تر ہوتے جارہے ہیں۔ بجھے ہوئے دل' بے نور آنکھیں اور چکرائے ہوئے دماغ لئے ہوئے آخر ہم کدھر بہتے چلے جارہے ہیں؟ سینوں کے بچانے کے بجائے تیر و نشتر کی زد پر اس نے صرف سینہ ہی نہیں کھول دیا بلکہ اس نے تو اس وقت آستین چڑھالی تھی جب مکے کی قرانیت پوری بستی میں حق پسندوں کے گریبان چاک کر رہی تھی۔ ہاں جس وقت اللہ والے محض آنسوؤں کو پی رہے تھے۔ کفر کا خون پی لینے کے لئے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نوجوان خون میں شعلے بھڑک اٹھے تھے۔ جب پہاڑ کی ایک خاموش گھاٹی میں چھپے ہوئے خدا کے چند بندے اپنے خدا کو یاد کر رہے تھے۔ جب کافروں کی ایک خرمست ٹولی ادھر آنکلی اور کفر نے اسلام کی جانبازی پر جرم ضعیفی کا دھوکا کھا کر حق و صداقت پر قہقہہ لگایا تو یہ سعدؓ بن ابی وقاص ہی تو تھے جنہوں نے بے تحاشا آگے بڑھ کر ایک ہڈی کے بھرپور وار سے کفر کی سرکوبی کا پہلا تاریخی آغاز کیا تھا۔

ظلم و ستم کی آتشیں باڑھ کچھ اور تیز ہوئی۔ جب تک صرف جان خطرے میں تھی' خدا کے بندے جان کی بازی لگاتے ہوئے حق کا پیغام بلند کرتے رہے۔ لیکن جونہی جان سے بھی پیارا ایمان خطرے میں پڑا تو یہ لوگ اس آخری قربانی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے جس کا چھوٹا سا نام ترک وطن اور ہجرت فی سبیل اللہ ہے۔ جنت خداوندی کے یہ ارضی شہری' دنیا بھر کو پردیس اور محض حسن رہگذر قرار دینے والے اٹھے اور گھربار سے دامن جھاڑ کر خانہ ویرانی کی سمت چل نکلے۔ مکہ چھوڑا اور مدینے کی دور افتادہ بستی میں خانہ بدوشی کا پڑاؤ ڈالا' خطرہ ابھی قائم ہے۔ خطرہ تھا کہ ایمان کے کی دشمن اس قربانی کو دیکھ کر چین سے نہ بیٹھیں گے۔ اس لئے قریش کی نقل و حرکت کی تفتیش کے لئے مجاہدوں کا ایک سرفروش رسالہ روانہ کیا گیا تو خدا کا یہ بندۂ بے باک بھی پروانہ وار ساتھ ہوا۔

وہ ہر لمحہ اس لمحے کے لئے بیتاب تھا جہاں حق باطل سے ٹکرائے' خدا کے قدموں کو چومنے والا سر بے چین تھا کہ خدا کی گلی میں کٹ کر گر پڑے۔ یہ رسالہ ساحل سمندر تک ریگستان کی خاک چھانتا چلا گیا تو وہاں قریشیوں کی ایک ٹولی دور سے دکھائی دی۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ منظر صرف دیکھنے کی چیز نہ تھا رگ و پے میں دوڑنے والا خون جذبہ جہاد بن کر اس کے ہاتھوں تک آپہنچا اور جس دور افتادہ دشمن خدا کی ٹولی پر لوگوں کی نظر مرکوز تھی اس پر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترکش توحید کے تیر نے اپنا پہلا نشانہ لگا کر دم لیا۔ اسلام کی کمان کا یہ وہ پہلا تیر تھا جس نے باطل کے سینے میں پیوست ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کے معنی سمجھائے۔

یہ مہم سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبہ قتال و جہاد کے لئے تیر نیم کش ثابت ہوئی' اس لئے وہ جیسے ہی اس مہم سے تشنہ ناکامانہ پلٹے تو ایک اس سے بھی بڑی مہم پر بے تابانہ روانہ ہوگئے۔ ان کے سینے میں شہادت حق کی جو پرسوز آگ روشن ہوچکی تھی اس نے ان کو مدینہ کے گوشہ عافیت میں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ وہ رہ رہ کر بے تاب ہو کر اٹھتے اور ان فداکاروں کے دوش بدوش وجد کرتے ہوئے نکلتے جو اللہ والوں کو ہر خطرے سے بچانے کے لئے ہر خطرے کو ڈھونڈتے پھرتے تھے۔ اس بار اس خطر کوش مہم کی منزل مقصود مکہ اور طائف کا وہ درمیانی نخلستان تھا۔ جہاں کفر و شرک کے بدترین زہریلے ناگ فضا میں پھنکاریں چھوڑ رہے تھے۔ موت اور ہلاکت کے عفریت بن میں داخل ہونے سے پہلے سرخیل مہم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان خانہ بدوشان حق کی طرف رخ کر کے بھرپور سوال کیا کہ کون آگے جانا چاہتا ہے اور کون پلٹ جانے کا خواہاں ہے؟ آگے وہی آئے جس کو شہادت اپنی جان عزیز سے زیادہ پیاری ہو۔ مختلف چہروں سے جذبہ شہادت کی چمک نمایاں ہوئی۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ سب کے درمیان میں بے پناہ تمتماہٹ کے لحاظ سے اپنا جواب آپ تھا۔ جیسے تمام مجاہدین کا گرم گرم خون اس ایک چہرے میں سمٹ کر شعلہ جوالا بن گیا ہو۔ ان کی آنکھوں میں ایک ایسی چمک ابل آئی جو ایک بہترین آرزو کی روحانی انگڑائی سے انسان کے وجود میں آتش سیال دوڑا دیتی ہے۔ ان کے دل کی ولولہ خیز دھڑکنیں جنبش لب تک آئیں اور ایک زبردست نعرۂ تکبیر میں ڈھل کر زمین سے آسمان تک گرجتی چلی گئیں۔ ہاں اے سرخیل مہم! ہمیں شہادت جان سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ خدا کی قسم اس مرنے کی آرزو میں جیتے ہیں ہم دیوانے! آپ ہمیں خطرات کا احساس دلا کر ڈرا رہے ہیں کہ اس جذب و جنوں کی آگ کو بھڑکائے دے رہے ہیں۔ بڑھئیے کہ ہمارا خون ہماری رگ و پے سے پھوٹ نکلنے کے لئے بے تاب ہے۔

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جوش جہاد آج اس آخری حد پر جا پہنچا تھا' جہاں مرجانے یا مار ڈالنے کے سوا کوئی تیسری راہ ممکن ہی نہیں تھی۔ لیکن جس مجاہد سے خدا کو کئی بڑے بڑے کام لینے باقی تھے بھلا وہ کسی ایسی ویسی بات میں کیسے کام آجاتا ہے۔ حسن اتفاق یہ ہوا کہ جب یہ چھوٹا سا دستہ وادی خوف و خطر کی طرف پھیلتا بڑھتا چلا تو ان کا اور ان کے ساتھی عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن غزوان کا اونٹ راہ سے بھٹک کر گم ہوگیا اور اس شہادت کے متوالے کا اپنے دستے سے ایسا ساتھ چھوٹا کہ پھر مدینہ میں ہی ان سے ان کی ملاقات ہوسکی۔

جب بدر کا پہلا وہ تاریخی رن پڑا جہاں اللہ والوں کی ننگی گردنیں ننگی آبدار تلواروں سے لپٹ لپٹ کر یہ بتانے چلیں کہ حق و صداقت کی راہ میں موت زندگی سے کہیں زیادہ لذیذ شے ہوجاتی ہے تو جیسے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر تیرہ سال سے سویا ہوا شیر جاگ اٹھا۔ جب پہلی بار نہتے اسلام کے روبرو کفر و شرک کے اسلحہ خانے کھڑے تھے۔ جب پتھروں اور ستاروں کے بے حس پجاریوں کا غول انسانی طاقت' سرمائے کی طاقت' ہتھیاروں کی طاقت کو یکجا کئے ہوئے ان مٹھی بھر انسانوں کو پیس ڈالنے کی قسم کھاتا ہوا مرگ ناگہاں کی طرف ٹوٹا پڑتا تھا۔ تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی صفوں کے بھوکے پیاسے چہروں اور پھٹے پرانے چیتھڑوں کے درمیان سے جست کی اور کفر کے پتھریلے سینے پر اس ایک نعرۂ تکبیر سے خراشیں ڈال

دیں۔

سن لو اے دیوانو! کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ وہ جذبہ بے تاب جو گزشتہ تیرہ سال سے ان کے لہو میں ڈوبا ہوا اور جاں نثار آنکھوں ہی آنکھوں میں تیر رہا تھا آج اللہ کر ان کے بے تاب ہاتھوں کی راہ سے تلوار کے دستے پر آپہنچا تو انسان نے جیسے جماد کی شکل اختیار کر لی۔ وہ بڑھے تو کفر کی آہنی صفوں کو چیرتے چلے گئے۔ فولاد کی دیواریں کاغذ کی طرح پھاڑ ڈالیں اور کفر کی بھری فوج میں گھس کر اس کے ایک تاج زرنگار پر نفرت سے ٹھوکر ماردی۔ خدا کے آگے سرکشی کی جرات کرنے والا ایک مکروہ ترین سر کٹ کر گرا۔ طوفانی تھپیڑے حملہ کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ کیا تم مسلمان ہو؟ دنیا ہماری تباہی پر قہقہہ لگا کر پوچھتی ہے کہ کیا یہ مسلمان ہیں؟ لیکن وائے بر حال! کہ ہم خود اب بھی یہ سوچنے کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ "کیا ہم مسلمان ہیں؟"

●●

سزا منجانب اللہ تعالیٰ جل جلالہ

از مسز انجمن آرا صدیقی

دور جدید کے مفکرین و مدبرین نے پرانی تہذیبوں اور قوموں کی مذہبی کتابوں، لوک کہانیوں اور دستیاب پرانی اور قدیم تحریروں سے یہ مفروضہ قائم کیا ہے کہ ہزاروں سال قبل مسیح جب عطارد اور زہرہ دونوں ایک ہی ہوا کرتے تھے۔ جب وینس پھٹ کر الگ ہوا تو اس وقت شدید گرم اور سرخ پتھروں کی بارش زمین پر ریکارڈ کی گئی۔ جب وینس ٹوٹ کر خلا میں سورج کے قریب اس کے اطراف شدید گرم اور روشن حالت میں چکر کھانے لگا اور ساتھ ساتھ بے حد گرم اور سرخ ذرات پر مبنی گردو غبار کا فوارہ چھوڑتا گیا اور جوں جوں زمین گھومتی ہوئی سرخ گردو غبار کے قریب سے گزری وہ سرخ خونی بارش میں تبدیل ہو گئی جس سے دریائے نیل کا پانی خون کی مانند سرخ ہو گیا جس کے شواہد متعدد تحریروں میں ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے گیس بھی ٹھنڈے ہو کر پہاڑ کی طرح برسے جو پٹرولیم مائع میں تبدیل ہو گئے جس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے۔ اسے آگ لگ گئی جو دور تک پھیل گئی۔ پرانے اور نئے وجود میں آنے والے سیارے کی وجہ سے زمین کی کشش ثقل اور مقناطیسیت میں بے پناہ تناؤ اور دباؤ واقع ہوا اگر یہ کہا جائے کہ زمین اور آسمان مل گئے تو بے جانہ ہو گا۔ زلزلے، آندھی، طوفان، بارش، سیلاب طغیانی اور بجلی کی کڑک نے زمین کو گھیر لیا اور زمین مسلسل ناگہانی حوادث کی شکار رہی۔ جغرافیائی حالت میں تبدیلی آئی۔ تین رات رات اور تین دن دن رہا اس دوران حضرت موسیٰ علیہ السلام اسرائیلوں کو لے کر راتوں رات دریائے نیل کی طرف روانہ ہوئے ادھر زمین پر مسلسل کشش اور مقناطیسی برق کے غیر معمولی قوتوں کے سبب دریائے نیل کا پانی مثل پہاڑ کے دونوں اطراف کھڑا ہو گیا اور خشک زمین ابھر کر سامنے نظر آنے لگی جس پر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی با آسانی گزر گئے۔ اس دوران ایک مقناطیسی برق لہر وینس سے لے کر زمین تک گزری جس سے دریا کا پانی واپس مل گیا جس سے فرعون اور اہل فرعون غرقاب ہوئے۔ زندہ بچ رہنے والوں کو قحط سالی اور بھوک کا سامنا تھا کہ اچانک آسمان سے من و سلویٰ کی صورت میں کھانا گرنے لگا اس کی وجہ شاید بیکٹریا ہو یا پھر فضا میں موجود ہائیڈرو کاربن پر برق کا عمل ہو۔ جب نیا سیارہ زہرہ اپنے معمول پر آگیا تو زمین بھی معمول پر آگئی۔ اسی طرح چودہ صدی قبل مسیح میں یہ سیارہ پھر سے اپنے مدار پر غیر معمولی طور پر متحرک ہوا جس کے سبب زمین پر بھی غیر معمولی اثرات ظاہر ہونے لگے۔ آٹھ سو قبل مسیح میں زہرہ مریخ سے بہت قریب آگیا نظام کشش میں خلل پڑا جس کی وجہ سے ان کے درمیان چھوٹے چھوٹے سیارے، شہاب اور ثاقب غیر متوازن ہو کر زمین پر گرنے لگے، جغرافیائی شب و فراز ریکارڈ کیے گئے یہاں تک کہ کیلنڈر کو بھی ردو بدل کرنا پڑا کیونکہ تیس دن، بارہ ماہ اب باقی نہیں رہا۔ یونانیوں اور رومیوں کے دیوتا بھی بدل گئے۔ اس سے پہلے ان کا دیوتا وینس تھا اس کے بعد ان کا بڑا دیوتا مارس ہو گیا۔

اس سلسلے میں قرآن حکیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا اے قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں" ——— "نوح نے کہا اے میرے رب! میری مدد کیجئے انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔" "پس ہم نے نوح کو وحی بھیجی کہ تم ایک کشتی بناؤ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے، پھر جب ہمارا حکم پہنچ جائے اور تنور جوش مارنے لگے تو سب قسم کے حیوانات میں سے دو دو جوڑے نر اور مادہ کشتی میں بٹھا لینا اور اپنے گھر والوں کو بھی مگر جن کے بارے میں پہلے حکم صادر ہو چکا ہے۔ اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا وہ ضرور ڈبو دیئے جائیں گے۔ پھر جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں سوار ہو جاؤ تو خدا کا شکر ادا کرنا اور کہنا سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم کو ظالموں سے بچایا اور یہ بھی کہنا اے میرے رب ہم کو مبارک جگہ اتارنا" پارہ ۱۸ سورۃ المومنوں آیات مبارکہ ۲۳ تا ۲۹۔ ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے "اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں ساڑھے نو برس رہے، پھر طوفان نے ان کو آپکڑا اور وہ لوگ ظالم تھے۔ پھر ہم نے نوح کو اور کشتی والوں کو بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو تمام عالم کے لئے موجب عبرت بنا دیا"۔ آیت نمبر ۱۴ نمبر ۱۵ اسی طرح پارہ ۱۲ نمبر ۴۱، ۴۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ "اور نوح نے کہا اس کشتی میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ ہی کے نام سے ہے۔ بے شک میرا رب غفور اور رحیم ہے اور وہ ان کو لے کر چلنے لگی پہاڑ جیسی موجوں میں"

اور حکم ہو گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور پانی تھم گیا اور قصہ ختم ہو گیا اور کشتی کوہ جودی پر آٹھہری۔ پارہ ۲۷ سورۃ القمر آیات کریمہ ۱۱ اور ۱۲ میں ارشاد الٰہی ہے ترجمہ "تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور سے بہتے ہوئے پانی سے اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے تو پانی ایک کام کے لئے جمع ہو گیا جو مقدر ہو چکا تھا" اسی طرح پارہ ۲۹ سورۃ الحاقہ آیت مبارکہ ۱۱ میں قرآن البیان ہے کہ "بلاشبہ جب پانی طغیانی پر آیا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کیا" پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۶۴ "سو وہ نوح کی تکذیب ہی کرتے رہے تو ہم نے نوح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے بچالیا اور ان کو ہم نے غرق کر دیا جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ اندھے تھے۔" پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیات شریف ۱۱۹ اور ۱۲۰ "اللہ نے فرمایا پھر ہم نے نوح کو اور جو بھری ہوئی کشتی میں ان کے ساتھ سوار تھے ان کو بچالیا۔ پھر اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا"

ان آیات کریمہ سے یہ امر مترشح ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے درمیان تقریباً ہزار سال رہے اور مسلسل لوگوں کو ایک اللہ وحدہ لاشریک کی طرف بلاتے رہے مگر ان کی قوم نے ایک معبود حقیقی کو چھوڑ کر غیر اللہ کو اپنا معبود بنائے رکھا اور ظالموں میں ہو گئے۔ جس کی پاداش میں دنیا میں غرق ہوئے اور قیامت میں آگ میں ڈالے جائیں گے ان کے جھوٹے معبود کچھ کام نہ آئے اور جو مومنین تھے دنیا میں بھی عذاب سے بچائے گئے اور قیامت میں بھی سرخرو ہوں گے۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام بھی اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے مگر ان کی قوم نے ان کے پندو نصائح کا کوئی اثر قبول نہیں کیا بلکہ اپنی غلط روش پر قائم رہنے پر مسلسل اصرار کیا نتیجتاً "عذاب الٰہی نے آگھیرا۔ مومنین بچا لئے گئے۔ ملاحظہ ہو قرآن مجید کی پارہ ۸ سورۃ آیت ۸۰، ۸۲ تا ۸۴ ترجمہ "اور ہم نے لوط کو بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ایسا فحش کام

کرتے ہو جس کو دنیا جہاں والوں میں سے تم سے پہلے کسی نے بھی نہیں کیا تھا" ان کی قوم سے کوئی جواب نہ بن پڑا بجز اس کے کہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان کو تم اپنی بستی ہی سے نکال دو" سو ہم نے لوط کو اور ان کے اہل و عیال کو بجز ان کی بیوی کے بچالیا"۔ اور ہم نے قوم لوط پر ایک نئے طریقہ کا مینہ برسایا ذرا دیکھو تو سہی کہ مجرموں کا انجام کس طرح ہوا"۔ اسی طرح پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت شریف ۸۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ترجمہ "سو جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے زمین کو الٹ کر اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور اس سرزمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کر دیے جو لگاتار گر رہے تھے۔" پارہ چودہ سورۃ الحجر آیات مبارکہ ۷۳ اور ۷۴ میں ارشاد ربانی ہے ترجمہ "سو ان کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا" پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیات کریمہ ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳ میں فرمان الٰہی ہے ترجمہ سو ہم نے لوط اور اس کے گھر والو کو سب کو بچا لیا" پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان پر مینہ برسایا اور جو مینہ ان ڈرائے جانے والوں پر برسا وہ بہت برا تھا۔ پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت مبارکہ ۳۴ ترجمہ ہم اس بستی کے رہنے والوں پر اس سبب سے کہ بدکرداری کرتے رہے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ پارہ ۲۷ سورۃ الذریت آیات مبارکہ ۳۳ تا ۳۵" تاکہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر برسائیں جن پر حد سے آگے بڑھ جانے والوں کے لئے آپ کے رب کی طرف سے نشان کر دیئے گئے ہیں۔ تو ہاں جو مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا" اللہ رب العزت سورۃ القمر آیت ۳۴، ۳۵ اور ۳۶ میں فرماتے ہیں ترجمہ ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی مگر لوط کے گھر والوں کو سحری کے وقت بچالیا اپنے فضل سے شکر کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدل دیا کرتے ہیں۔ اور انہوں نے ان سے ان کے مہمان کو لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں کہ لو عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور صبح سویرے ہی دائمی عذاب ان پر آنازل ہوا۔"

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہر قوم و بستی کی طرف مسلسل و متواتر اپنا رسول خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے رہے مگر وہاں کے لوگوں نے ان کو جھٹلایا ان کا مذاق اڑایا بہت کم تھے جنہوں نے نصیحت کو قبول کیا۔ قرآن کریم پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت مبارکہ ۱۰۳، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۶ تا ۱۳۷ "پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے اراکین سلطنت کے پاس بھیجا تو انہوں نے ان کے ساتھ ظلم کیا پھر دیکھئے کہ مفسد لوگوں کا انجام کیا ہوا" اور ہم نے آل فرعون کو قحط سالی میں مبتلا کر دیا اور پھلوں کی پیداوار میں کمی کر دی تاکہ وہ حق کا راستہ سمجھ جائیں" پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں، گھن کا کیڑا، خون یہ سب کھلے کھلے معجزہ تھے مگر وہ تکبر ہی کرتے رہے۔ اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ"""" پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا یعنی ہم نے ان کو دریا میں غرق کر دیا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے اور ذرا بھی توجہ نہ کرتے تھے" اس کی قوم کے بنائے ہوئے کارخانے اور اونچی اونچی عمارتیں جو وہ بناتے تھے سب کو برباد اور نیست نابود کر دیا"""" اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا" پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیات مبارکہ ۹۰ تا ۹۲ میں ارشاد ربانی ہے ترجمہ "ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا سرکشی اور ظلم کے ارادے سے یہاں تک کہ غرق ہونے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لے آیا کہ سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔ جواب ملا اب ایمان لاتا ہے پہلے نافرمان تھا اور مفسد بنا رہا۔ تو آج ہم تیرے بدن کو دریا سے نکال لیں گے تاکہ بعد کے لوگوں کے لئے موجب عبرت ہو اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے لوگ ہماری آیات سے بے خبر ہیں" پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیات مبارکہ ۷۷، ۷۸، ۸۰ میں ارشاد رب العلمین ہے ترجمہ "اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ پھر ان کے لئے دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک رستہ بنا دینا پھر تم کو نہ تو کسی کے تعاقب کا خوف ہو گا اور نہ کسی قسم کا اندیشہ رہے گا۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کو لے کر ان کا تعاقب کیا تو دریا نے ان کو جیسا ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا" اور ہم نے تم پر من وسلویٰ اتارا" پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۶۳ اور ۶۶ "پھر ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ تم اپنی لاٹھی دریا میں مارو تو دریا پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا بڑے پہاڑ کی مانند ہو گیا" "پھر ہم نے دوسروں کو یعنی اور اس کی جماعت کو غرق کر دیا" پارہ ۲۵ سورۃ الدخان آیت مبارکہ ۲۳ اور ۲۴ ترجمہ "تو اب آپ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ اور فرعون والے ضرور تمہارا پیچھا کریں گے اور دریا سے جو خشک ہو رہا ہو گا پار ہو جانا تمہارے بعد ان کا لشکر ڈبو دیا جائے گا۔"

قارون جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اسے [illegible] و بے حساب دولت اور خزانہ دیا گیا تھا۔ وہ شکرگزار ہونے کے بجائے بڑا گھمنڈی اور متکبر ہو گیا اور اللہ مہربان کو چھوڑ کر اپنی دولت کا پجاری بن گیا عذاب الٰہی نے آ پکڑا۔ پارہ ۲۰ سورۃ القصص آیت شریف ۸۱ "پھر ہم نے قارون اور اس کے گھر والوں کو زمین میں دھنسا دیا پھر اس کی کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو اس کو اللہ کے عذاب سے بچا سکتی" وغیرہ وغیرہ۔

کچھ مفکرین و علماء کرام کی رائے ہے کہ زمین جو کہ کروڑوں سال سے قائم ہے یقیناً" اس میں بہت سی قومیں ایسی گزری ہیں جو کہ ہر لحاظ سے آج کے انسان سے بہتر اور ترقی یافتہ رہی ہوں گی۔ جسمانی حالت میں بھی مادی اعتبار سے بھی اور سائنسی اور ٹیکنالوجی کی حیثیت میں بھی' انہوں نے اس کا اندازہ آثار قدیمہ کے مطالعہ سے' قدیم تحریروں اور مذہبی کتابوں اور قرآن کریم میں دیئے گئے حوالہ جات سے لگایا ہے مثلاً" قرآن کریم کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام کا شیش محل اتنا مکمل اور بے عیب کہ دیکھنے والوں کو پانی کا گمان ہو۔ اسی طرح ملکہ سبا کا تخت طاؤس' حضرت داؤد علیہ السلام کا لوہے کو ڈھال کر مختلف اشیاء کا بنانا' قوم عاد اور ثمود کا ہموار زمین پر قلعہ نما محل بنانا وادیوں میں پہاڑ کو تراش کر محل نما گھر بنانا' اہل فرعون کے وہ بڑے بڑے محلات' اونچی اونچی عمارتیں' فیکٹریاں اور خوبصورت زیورات' موہن جو ڈارو کے رہنے والے اصحاب رس یا کوئیں والے لوگ جن کا کوئیں اور نکاسی آب کا بہترین اور اعلیٰ نظام دریافت ہوا ہے۔ خاص کر اہرام مصر جس اصول' علم اور ٹیکنالوجی کے تحت بنایا گیا آج کے جدید ترین علم و فن رکھنے والے سائنس دانوں کی سمجھ سے بھی بالاتر ہے۔ ابھی تک اہرام مصر کی تعمیر ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔ فرعون کی لاش کا صدیوں بعد صحیح و سالم حالت میں دستیاب ہونا یقیناً" وہ لوگ اس مخصوص کیمیکل سے واقف تھے جسے اس کی حفاظت کے لئے استعمال کیا گیا۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ متعدد قوموں کی تباہی ان کے اپنے خود ساختہ بموں کا نتیجہ ہے وہ لوگ بھی آج کے جدید ترین دور کی طرح ایٹم بم' ہائیڈروجن بم' نیوٹران بم کیمیکل بم' بیالوجیکل بم لیزر' تیر جیسے خوفناک اور تباہ کن ہتھیار رکھتے ہونگے اور وہ نفس پروری خود غرضی حرص و ہوس اور اقتدار کی کشمکش کا شکار ہو گئے ہونگے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ قرآن کریم میں سزا کے ضمن میں جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ بموں کے دھماکے اور اثرات سے مشابہ ہیں کیونکہ جب ایٹم بم دھماکے سے پھٹتا ہے تو بے حد و بے حساب جو بری توانائی اور حرارت خارج ہوتی ہے تو دور تک پھیل جاتا ہے قرب و جوار کی تمام آبادی جل کر بھسم ہو جاتی انسان تحلیل ہو کر ہوا ہو جاتا ہے۔ اطراف کے لوگ تو دھماکے کی آواز سے ہی مر جاتے ہیں تمام عمارتیں' سڑکیں' فیکٹریاں سب منہدم ہو کر نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ ہائیڈروجن بم تو ایٹم بم سے بھی زیادہ طاقت ور اور تباہ کن ہوتا ہے مدتوں تابکاری کے اثرات باقی رہتے ہیں۔ کیمیکل' بیالوجیکل اور نیوٹرون بموں کی صورت میں جو کہ بے حساب حرارت تو خارج نہیں کرتا مگر ہوا پیدا کرتا ہے اور ان کے ذرات کیمیائی اجزا اور جراثیم جو ان میں موجود ہوتے ہیں ہوا میں شامل ہو کر پھیل جاتے ہیں جس کی وجہ سے متاثرہ بستی کے تمام جاندار سب کے سب مرجاتے ہیں البتہ اس سے مکانوں' سڑکوں اور دیگر مادی اشیاء کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اس ضمن میں قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیت مبارکہ ۶۵ اور ۷۲ ترجمہ "اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم! تم اللہ کی بندگی کیا کرو اس کے سوا اور کوئی تمہارا معبود نہیں ہے سو کیا تم نہیں ڈرتے" غرض ہم نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔" پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدۃ آیات مبارکہ ۱۵ اور ۱۶ میں فرمان الٰہی ہے "تو جو عاد کے لوگ تھے وہ

ملک میں ناحق تکبر کرنے لگے اور کہا ہم سے زیادہ قوت والا کون ہے' کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے ہم کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے" "تو ہم نے ان پر نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی تاکہ ان کو دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی ذلیل کرنے والا ہے" پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیات مبارکہ ۲۴' ۲۵' ۲۶ ترجمہ پھر جب قوم نے عذاب کو دیکھا بادل کی شکل میں ان وادیوں کی طرف آرہا ہے تو (ہود نے) کہا یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا نہیں' بلکہ یہ وہ ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے یہ ایک آندھی ہے' جس میں درد ناک عذاب ہے۔ یہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے تباہ کر دیتی ہے' پھر وہ ایسے ہو گئے کہ ان گھروں کے سوا کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی' گناہ گاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں" "اور ہم نے ان کو ایسے مقدور دیئے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیئے" پارہ ۲۷ سورۃ النجم آیت شریف ۵۰ "اور یہ کہ اسی نے عاد اول کو ہلاک کر ڈالا" سورۃ القمر آیت مبارکہ ۱۹ اور ۲۰ "ہم نے ان پر سخت آندھی چلائی" "وہ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں" پارہ ۲۹ سورۃ الحاقہ آیات کریمہ ۶' ۷' ۸ "اور جو عاد تھے ان کو ایک تیز و تند ہوا سے ختم کر دیا گیا' مسلط کر دیا تھا اللہ نے اس کو ان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تو دیکھتا اس قوم کو اس میں اس طرح گرا ہوا کہ گویا وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں بھلا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے" پارہ ۳۰ سورۃ الفجر آیات مبارکہ ۶' ۷' ۸ "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا' یعنی قوم ارم کے ساتھ جن کے ستون جیسے قد و قامت تھے جن کی طرح شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا"

قرآن کریم میں قوم ثمود کے بارے ارشاد ربانی ہے پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیات ۷۳' ۷۴ اور ۷۸ "ترجمہ ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم تم اللہ ہی کی بندگی کیا کرو اس کے سوا کوئی معبود تمہارا نہیں ہے" "اور تم یاد کرو کہ تم کو اللہ نے عاد کے بعد آباد کیا اور تم کو زمین پر رہنے کے لئے ٹھکانہ دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر ان میں گھر بناتے ہو" "پس آ پکڑا ان کو زلزلے نے سو وہ اپنے گھروں میں ہی اوندھے پڑے رہ گئے" پارہ ۱۲ سورۃ ھود آیات شریف ۶۶' ۶۷ "سو جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح کو اور اس کے ساتھ مومنین تھے ان کو اپنی مہربانی سے بچالیا" "اور ان ظالموں کو ایک سخت نعرے نے آ دبایا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے" پارہ ۲۷ سورۃ الذاریات آیات مبارکہ ۴۴ اور ۴۵ "تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو ان کو عذاب نے آ پکڑا اور وہ دیکھتے رہے" "تو پھر وہ نہ کھڑے ہو سکتے تھے اور نہ ہی ان میں مقابلہ کی سکت تھی" سورۃ القمر آیت مبارکہ ۳۱ "ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ لگانے والے کی باڑ کا چورہ" پارہ ۲۹ سورۃ الحاقہ آیت مبارکہ ۵ "سو ثمود تو ایک سخت آواز و کڑک' سے ہلاک کئے گئے" پارہ ۳۰ سورۃ الفجر آیت مبارکہ ۹ اور ثمود کے ساتھ کیا کیا جو وادی قریٰ میں پتھر تراش کر گھر بناتے تھے"

"اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم تو اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور تم ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو" "اور جب ہمارا حکم آ پہنچا ہم نے شعیب کو اور اس کے ساتھیوں کو جو اہل ایمان تھے اپنی مہربانی سے بچالیا اور ان ظالموں کو ایک سخت آواز نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ (پارہ ۱۲ سورۃ ھود آیات مبارکہ ۸۴ اور ۹۴) اسی طرح پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت مبارکہ ۱۸۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "ترجمہ تو ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا تو سائبان کے عذاب نے ان کو آ گھیرا بلاشبہ وہ سخت دن کا عذاب تھا" پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت شریف ۳۷ ترجمہ "تو انہوں نے ان کو جھوٹا کہا سو ان کو زلزلے نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

انسان کی سوچ کا دھارا اگر صحیح سمت پر گامزن نہ ہو تو مادی وسائل میں کتنی ہی کیوں نہ ترقی ہو جائے اس کا امن و آشتی کے ساتھ رہنا اور مادی وسائل سے فائدہ اٹھانا محال اور عبث ہے۔ سوچ و فکر کی بنیاد جب تک اللہ کی وحدانیت اور روز جزا و سزا کے تصور سے آراستہ نہ ہو اس کے خیالات و کردار میں خوش آئند تبدیلی ممکن نہیں۔ اسی لئے جتنے بھی انبیاء کرام دنیا میں تشریف لائے سب کی تعلیم کی ایک ہی بنیاد تھی کہ ہم سب کا مالک اور خالق صرف اور صرف ایک اللہ ہے۔ ہمیں اسی کی عبادت کرنی چاہئے اور اس کے فرمان کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی چاہئے کہ اسی میں انسانوں کی بھلائی مضمر ہے اور یہ کہ تمام انبیاء کرام نے تنبیہ کر دی تھی کہ اس کے علاوہ اگر کوئی دوسرا راستہ اپنایا گیا تو تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا قرآن کریم جو کہ تمام انبیاء کرام کی تعلیمات کا مجموعہ ہے اور ہمیشہ اپنی اصل حالت میں قائم رہے گا اس میں وہ تمام اسباب و عمل

تحریکِ ختمِ نبوّت 1974

ترتیب و تدوین
مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خان قادیانی کی بی بی سی لندن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی امیدوار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات ○ سکندر مرزا ایک قومی غدار ○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی خبطی ○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبال اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا بلا ہے ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ جلسہ ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی ○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔؟ ○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان ○ چینی سفیر ربوہ میں ○ مرزائی افسران بالا ○ مرزائی گھوڑے ○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی ○ محکمہ تعلیم اور قادیانی ○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی ○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں ○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ مولانا شمس الدین کی شہادت ○ ربوہ' علاقہ غیر ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں ○ پرائز کاسٹنگ اسٹیشن ربوہ ○ ربوہ' سازشوں کا مرکز ○ اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی کا خطاب ○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی ○ سانحہ ربوہ 1974ء ○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم ○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی ○ قادیانی ربوہ کی حقیقت ○ قادیانی جنت دوزخ ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز اور ربوہ کا قتل ○ کوثر نیازی ربوہ میں ○ لیبیا کا اٹامک پلانٹ اور قادیانی ○ شیراز' قادیانیوں کی فیکٹری ○ ملک قاسم' مجید نظامی' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی ○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی مختصر کارروائی پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ مضبوط جلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت 200 روپے
○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ' ملتان۔ فون: 40978

جس کی وجہ سے قومیں تباہ و برباد ہوگئیں ہیں نشان ہی کر دی گئی ہے اسلام جو کہ احترام آدمیت کا علمبردار ہے اس کے اصولوں پر چل کر ہی سائنسی ٹیکنیکی اور مادی ترقی اور خوشحالی سے بنی نوع انسان بہرہ مند ہو سکتا ہے ورنہ حرص و ہوس کے جنگل میں پھنس کر وہ اپنی تباہی کا سامان خود کرے گا ہمیں غور کرنا چاہئے کہ متعدد قوموں پر جو آئے دن فطری اور غیر فطری عذاب آ رہے ہیں اس کی اصل وجہ کہیں قانون فطرت سے فرار اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے راہ نما اصولوں سے انحراف و اختلاف کا نتیجہ تو نہیں۔

معجزاتِ مقدس تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم

دودھ میں برکت' کھجوروں میں برکت' جَو میں برکت' زادِ راہ میں برکت' ذرا سے کھانے میں برکت

دودھ کے پیالہ میں حیرت انگیز برکت

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ ایک دن میں بھوک سے بیتاب ہو کر سر راہ آبیٹھا اتنے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ادھر سے گزر ہوا۔ میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کی بابت پوچھا۔ اس سے میرا مقصد ان کو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا۔ لیکن وہ میرا مطلب نہ جان سکے اور چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر فاروقؓ ادھر آنکلے۔ ان سے بھی میں نے ایک آیت پوچھی لیکن وہ بھی یونہی چلے گئے۔ ان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے میرے چہرے کو دیکھ کر اصل حقیقت پالی اور فرمایا ابو ہریرۃؓ میرے ساتھ آؤ۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ آنحضورؐ اپنے خانہ اقدس کے اندر تشریف لے گئے وہاں دودھ کا ایک بھرا ہوا پیالہ پڑا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کسی نے ہدیتاً بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ جاکر اصحاب صفہ کو بلالاؤ۔ میں نے دل میں کہا کہ اس تھوڑے سے دودھ کی اتنے زیادہ آدمیوں میں کیا حیثیت ہوگی۔ کاش رسول اکرمؐ یہ دودھ مجھے ہی عنایت فرمادیتے تاکہ میں اسے پی کر اپنی بھوک کچھ کم کر لیتا اور میرے جسم میں کچھ قوت آجاتی۔ اسی سوچ میں گم میں اصحاب صفہ کے پاس پہنچا اور رسول کریمؐ کے ارشاد کی تعمیل میں انہیں بلالایا۔ وہ سب اپنی جگہ جب بیٹھ گئے تو حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں باری باری دودھ پلاؤ۔ میں اسی سوچ میں گم کہ یہ ایک پیالہ دودھ اتنے سارے آدمیوں کو کیسے پورا آئے گا۔ دودھ کا پیالہ لے کر پہلے آدمی کے پاس گیا۔ اس نے پیالہ لے کر دودھ پینا شروع کیا اور پیتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر گیا۔ میں نے پیالہ لے کر دوسرے آدمی کے حوالے کیا۔ اسی طرح میں ایک ایک آدمی کو پیالہ دیتا تھا۔ جب وہ خوب سیر ہو کر پی لیتا تھا تو پھر وہی پیالہ اگلے آدمی کو دے دیتا تھا۔ جب سارے لوگ سیر ہوگئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ اپنے دست مبارک پر رکھ لیا اور متبسم ہو کر فرمانے لگے ابو ہریرۃؓ اب تم رہ گئے یا میں۔ تو اب بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے یہ دودھ پیو۔ میں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ یہاں تک کہ پیٹ میں بالکل جگہ نہ رہی اس دوران آنحضورؐ بار بار فرماتے تھے اور پیو' اور پیو۔ جب میں نے قسم کھائی کہ اس سے زیادہ ایک گھونٹ بھی نہیں پی سکتا تو آپؐ نے وہ پیالہ خود لے لیا اور بسم اللہ پڑھ کر باقی دودھ پی لیا۔

(صحیح بخاری)

کھجوروں میں حیرت انگیز برکت

ایک دفعہ چار سو چودہ اصحاب پر مشتمل ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کھانے کی درخواست کی۔ حضرت عمر فاروقؓ بھی اس وقت

تحریر:۔ صاحبزادہ تاج محمود' لاہور

بارگاہ رسالت میں حاضر تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور ان کو کھانا کھلاؤ۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے گھر میں اتنی خوراک نہیں ہے جو اس قدر آدمیوں کے لئے کافی ہو سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا جاؤ اور ان کو کھانا کھلاؤ۔ حضرت عمر فاروقؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کے مطابق اس جماعت کو ساتھ لے گئے۔ گھر میں کچھ کھجوریں موجود تھیں۔ وہ ان اصحاب کے سامنے لا کر رکھ دیں۔ سب لوگوں نے شکم سیر ہو کر یہ کھجوریں کھائیں لیکن پھر بھی ان میں کوئی کمی نہ آئی۔

(ابو داؤد۔ مسند احمد)

حضورؐ کے دیئے ہوئے جَو میں برکت

ایک دفعہ ایک آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھوڑے سے جَو تھے۔ آپؐ نے اس شخص کو عطا فرمادیئے۔ ان میں اس قدر برکت ہوئی کہ وہ ایک عرصہ تک ان میں سے اپنے اہل خانہ اور مہمانوں کے لئے نکال کر صرف کرتا رہا لیکن ان میں کمی نہ ہوتی تھی۔ ایک دن اس نے یہ جو تولے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اگر تم ان کو نہ تولتے تو ان میں کمی بھی نہ آتی۔

(صحیح مسلم)

قلیل زادِ راہ میں حیران کن برکت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تھے۔ صحابہ کرامؓ کے پاس خوراک کا بہت کم سامان موجود تھا۔ چنانچہ جب بھوک بڑھی تو صحابہ کرامؓ نے بھوک سے بے چین ہو کر اپنے اونٹ ذبح کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اونٹ ذبح کرنے سے منع کیا اور فرمایا جس کسی کے پاس جو سامان خوراک ہے وہ یہاں لے آئے چنانچہ اس غرض سے ایک چادر بچھادی گئی اور ہر ایک نے اپنا زاد راہ لا کر اس پر ڈھیر کر دیا۔ اس سارے سامان نے صرف اتنی جگہ گھیری کہ اس پر صرف ایک بکری بیٹھ سکتی تھی۔ ادھر صحابہ کرامؓ کی تعداد چودہ سو تھی۔ لیکن اس قلیل خوراک میں اتنی برکت ہوئی کہ سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اپنے توشہ دان بھی بھر لئے۔ کھانے کے بعد رسول اکرمؐ نے پانی طلب فرمایا۔ ایک صحابیؓ تھوڑا سا پانی لائے۔ آپؐ نے اس کو ایک پیالہ میں انڈیل دیا اور چودہ سو آدمیوں نے اس سے وضو کیا۔

(صحیح مسلم)

ایک شخص کا کھانا چالیس کو کافی ہوا

مشہور صحابیہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ ایک خاص کھانا تیار کیا اور اپنے فرزند حضرت انسؓ کو بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لائیں۔ حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی والدہ کی درخواست پیش کی تو آپؐ نے فرمایا۔ میرے ساتھیوں کو بھی بلایا ہے؟ حضرت انسؓ نے گھر آکر پوچھا تو حضرت ابو طلحہؓ (ان کے سوتیلے والد) آنحضورؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کی وہ تو ذرا سی چیز ہے' جسے ام سلیمؓ نے آپؐ کے لئے تیار کیا ہے۔ حضورؐ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کو بلاؤ۔ اس طرح چالیس آدمی دس دس کر کے

آئے اور سیر ہو کر کھایا لیکن وہ کھانا ویسے کا ویسا ہی رہا۔
(صحیح بخاری)

دودھ میں برکت

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ ان کے والد جہاد پر چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ان کے گھر تشریف لاتے اور بکری کا دودھ دوھ جاتے۔ گھر کا سب سے بڑا برتن دودھ سے بھر جاتا۔ جب حضرت خباب جہاد سے واپس آئے اور بکری کا دودھ دوہا تو اتنا ہی نکلا جتنا پہلے ہوا کرتا تھا۔

(مسند احمد۔ ابن سعد۔ طبرانی)

ذرا سے کھانے میں عظیم برکت

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینبؓ سے ہوا تو میری ماں ام سلیم نے حیس تیار کیا اور اسے ایک پیالے میں ڈال کر مجھے دیا اور کہا کہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا۔ اور عرض کر کہ میری والدہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ عرض کی ہے کہ یہ تھوڑا سا حیس آپ کے لئے ہے اسے قبول فرمائیں۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ۔ میں حسب ارشاد سبھی کو بلا لایا۔ جب سب لوگ آگئے تو ان کا شمار تین سو کے قریب تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حیس کے پیالے میں رکھا اور زبان مبارک سے کچھ کلمات ادا کئے۔ پھر آپؐ نے دس دس آدمیوں کو بلانا شروع کیا۔ ایک گروہ آتا تھا اور نبی اکرمؐ فرماتے تھے کہ خدا کا نام لے کر اپنے متصل سے کھاؤ۔ وہ گروہ شکم سیر ہو کر نکلتا تھا تو دوسرا گروہ آتا تھا اور اسی طرح خوب پیٹ بھر کر نکل جاتا۔ حتیٰ کہ سب لوگ آسودہ ہو گئے۔ پھر آنحضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ اے انسؓ اس پیالے کو اٹھا۔ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ جس وقت میں نے پیالہ لا کر رکھا اس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب لوگوں کے کھانے کے بعد میں نے پیالہ اٹھایا اس وقت زیادہ تھا۔

(صحیح مسلم۔ معجزات سرور کونین)

غارِ ثور کی تجلیات

بابو شفقت قریشی سہام

نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں جن دو غاروں کو بڑی اہمیت حاصل ہے ان کے نام غار حرا اور غار ثور ہیں۔ غار ثور کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۴۰ میں بھی موجود ہے۔ اس غار کی نسبت سے اہل علم کے نزدیک یار غار سے مراد مخلص ساتھی ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ کے جنوب میں تقریباً ۵ کلو میٹر کے فاصلے پر جبل ثور وہ بابرکت اور محترم پہاڑ ہے جس نے ہجرت کے موقعہ پر حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کے ساتھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قدمین شریفین کو چومنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ سطح سمندر سے اس کی اونچائی تقریباً ۳۲۰۰ فٹ جبکہ مکہ معظمہ کے شہری سطح سے تقریباً ۱۲۰۰ فٹ ہے جبل ثور تقریباً ۶ مربع کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ پہاڑ کی چڑھائی ہموار نہیں ہے۔ اوپر چڑھنا بے حد دشوار گزار ہے پہاڑ پر بلسان کے درخت کافی تعداد میں ہیں جن سے روغن بلسان تیار کیا جاتا ہے جو مختلف امراض کے لئے بے حد اکسیر ہے پہاڑ کا نام ثور پڑ جانے کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک شخص ثور بن مناۃ نے اس پہاڑ پر قیام کیا تھا۔ چنانچہ نام کی نسبت سے یہ پہاڑ جبل ثور سے مشہور ہوا۔ یہ وہ بابرکت اور محترم پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر غار ثور میں آپ ﷺ اپنے رفیق غار کے ساتھ تین دن رات قیام پذیر رہے۔ بلندی تقریباً اڑھائی کلو میٹر ہے۔ چڑھائی سخت کٹھن ہے مگر ذوق و جذبہ رکھنے والوں کے لئے غار تک پہنچنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ لیکن کمزور دل اور ضعیف حضرات کو اوپر چڑھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کیونکہ بہت سے لوگ نیچے گر کر فوت ہو چکے ہیں۔ سعودی حکومت نے اوپر چڑھنے پر پابندی لگا رکھی ہے تقریباً دو گھنٹے کا سفر ہے۔ صرف پرائیوٹ گاڑیاں وہاں تک جاتی ہیں دامن میں آج کل بہت آبادی ہو چکی ہے پہلے یہ علاقہ ویران تھا۔ جبل ثور کی چوٹی سے سمندر صاف دکھائی دیتا ہے۔ جبل ثور کے شمالی جانب شارع کدی، مشرقی جانب شارع مزدلفہ اور طائف روڈ ہے مغربی جانب شارع جبل ثور ہے جو شارع ابراہیم خلیلؑ سے شروع ہو کر آگے چل کر جبل ثور کے مغربی اور جنوبی اطراف سے ہوتی ہوئی عرفات کی سرکلر روڈ بن جاتی ہے۔

غار ثور کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے ثانی اثنین اذھما فی الغار یہ غار پہاڑ کی چوٹی کے پاس ہے جو ایک بھاری چٹان کے اندر ہے۔ اندر داخل ہونے کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ بھی اتنا تنگ کہ صرف ایک آدمی کے لئے جھک کر داخل ہونا ممکن ہو سکتا ہے۔ غار ثور کا اندرونی رقبہ تقریباً ۴ مربع میٹر ہے اور اندرونی بلندی بمشکل ۵ فٹ ہے۔ اندر وسعت اتنی کم ہے کہ بمشکل پانچ سات افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ ہجرت کی رات حضور ﷺ خونخوار مشرکین کے گھیرے سے شاہت الوجوہ فرماتے ہوئے صحیح سلامت نکل کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے پہلے ہی روانگی کا سامان تیار کر رکھا تھا۔ انتہائی خاموشی کے ساتھ مکہ کی بستی میں سے نکل گئے۔ مصلحت کے تحت رخ مبارک مدینہ کی بجائے مخالف سمت یعنی جنوب کی طرف یعنی کوہ ثور کی طرف تھا۔ جب حضور ﷺ رات کی تاریکی میں غار ثور کی طرف چل رہے تھے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بے تابی کا عجیب عالم تھا۔ آپ ﷺ نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب خیال آتا ہے کہ کوئی پہلے سے گھات لگا کر بیٹھا نہ ہو اور وار نہ کر دے تو آگے چلنا شروع کر دیتا ہوں اور جب سوچتا ہوں کہ شاید کوئی آپ ﷺ کی تلاش میں پیچھا نہ کر رہا ہو تو حفاظت کے لئے پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہوں۔ کبھی شک ہوتا ہے کہ کوئی حملہ آور جھاڑیوں سے نکل کر دائیں بائیں سے حملہ کر کے آپ کو نقصان نہ پہنچائے تو کبھی دائیں اور کبھی بائیں چلنا شروع کر دیتا ہوں سرکار دو جہاں نے فرمایا کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر کوئی ان اطراف سے حملہ کرے تو میں بچ جاؤں اور آپ ﷺ مارے جائیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا یہی بات ہے۔ جب ناہموار پہاڑی راستے پر پیدل چلتے چلتے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر غار ثور کے دھانے تک پہنچا دیا۔

حضور ﷺ کو باہر ٹھہرا کر غار کو صاف کرنے کے لئے آپ رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے۔ غار کو صاف کرنے کے بعد اپنی چادر پھاڑ کر تمام سوراخوں کو بند کر دیا۔ حضور ﷺ اندر داخل ہوئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر استراحت فرمانے لگے۔ اس دوران آپ ﷺ کو پتہ چلا کہ ایک سوراخ بند ہونے سے رہ گیا ہے چنانچہ اس پر پاؤں کی ایڑھی رکھ دی تاکہ کوئی زہریلی چیز وہاں سے نکل کر حضور ﷺ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اللہ کی شان کہ اس سوراخ کے اندر سانپ تھا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ڈس لیا۔ زہر کے اثر اور تکلیف کی شدت سے آنسو نکل آئے مگر خود کو جنبش اس لئے نہ دی کہ حضور ﷺ کے آرام میں خلل نہ پڑے۔ جب درد کی شدت سے آنسو آپ ﷺ کے چہرہ انور پر گرے تو آپ ﷺ بیدار ہوئے۔ وجہ معلوم ہونے پر لعاب مبارک متاثرہ مقام پر لگایا جس کی برکت سے سانپ کے زہر کا اثر زائل ہو گیا۔

ادھر مشرکین مکہ کو جب حضور ﷺ کی ہجرت کا علم ہوا تو قدموں کے نشانات کی شناخت کے ایک ماہر قائف کو ساتھ لے کر تلاش میں نکلے۔ کھوجی نے غار ثور تک صحیح صحیح قدموں کے نشانات کی شناخت کی اور غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کی آمد سے بے حد مضطرب دکھائی دینے لگے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر دشمن اپنے پیروں کی طرف نیچے دیکھیں تو ہم پکڑے جائیں گے اور مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں اگر آپ ﷺ کو کچھ ہو گیا تو امت ہلاک ہو جائے گی۔ فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں تمہارا خیال کیا ہے جن کے ساتھ اللہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے جب وہ دونوں (غار ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا (سورہ توبہ۔ ۴۰) غار ثور کے دھانے پر اللہ کے حکم سے مکڑی نے جالا تن دیا جسے عربی میں "اوہن البیوت" کہتے ہیں۔ اور جنگلی کبوتر نے انڈے دے دیئے۔ یہ دیکھ کر دشمنوں نے قائف کو جھٹلاتے ہوئے کہا کہ اگر غار کے اندر کوئی داخل ہوتا تو جالا اور کبوتر کے انڈے کس طرح صحیح سالم رہ سکتے۔ امیہ بن خلف نے کہا کہ جالا تو حضور ﷺ کی پیدائش سے بھی پہلے کا نظر آتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تار عنکبوت کو حصار سخت بنا دیا اور مشرکین مایوسی کے عالم میں واپس لوٹ گئے۔ غار ثور میں تین روزہ قیام کے دوران حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام جس کا نام عامر تھا بکریاں چراتا ہوا انہیں غار کے قریب لے آتا اور آپ ﷺ بکریوں کا دودھ حاصل کر لیتے اور اسی دوران حضرت عبد اللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش مکہ کی سرگرمیوں کے بارے میں اطلاعات رات کو پہنچایا جاتے تھے۔ آپ ﷺ تین روز غار ثور میں قیام فرما کر بخیر و عافیت مدینہ منورہ پہنچ گئے بے شک انجام کار اللہ ہی کا بول بالا رہتا ہے اور اس کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں۔

●●

ارم اختر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم وستم

رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت کے ساتھ ہی تبلیغ شروع کر دی تو کفار مکہ کی طرف سے اس کی عملی مخالفت شروع ہو گئی تو ایک وفد آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس آیا اور کہا کہ محمد ﷺ کو سمجھاؤ یا میدان میں آ جاؤ لیکن ابو طالب نے رسول اللہ ﷺ کی حمایت سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد قریش نے آپ ﷺ پر سختیاں شروع کر دیں۔ ابو لہب اور اس کی بیوی کا کام ہی یہ تھا کہ دونوں کانٹے لاتے اور آپ ﷺ کے راستے میں بچھا دیتے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور اپنے چچا سے کوئی شکوہ نہ کیا۔ بعض لوگ نماز کی حالت میں آپ ﷺ کے جسم پر نجاست ڈال دیتے تھے ایک مرتبہ رؤسائے قریش خانہ کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے کہ ابو جہل نے کہا آج ایک اونٹ ذبح ہوا ہے کون اس کی اوجھڑی کو لا کر محمد ﷺ پر پھینکے گا۔ عقبہ بن ابی معیط نے حامی بھری چنانچہ آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو وہ اوجھڑی عقبہ نے آپ ﷺ پر پھینک دی سب مشرکین قہقہے لگاتے رہے، حضرت فاطمہؓ نے سنا تو دوڑی ہوئی آئیں اور اوجھڑی کو آپ کی پشت سے الگ کیا۔ اسی طرح ایک دن عقبہ نے نماز کی حالت میں آپ ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر اس زور سے کھینچی کہ آپ گھٹنوں کے بل گر پڑے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے چادر کے بل اتارے اور فرمایا کہ کیا تم اس شخص کو محض اس لئے تنگ کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ آپ ﷺ جب بازار یا گلیوں میں سے گزرتے آپ ﷺ کے سر پر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا۔ ابو لہب کا کام ہی یہی تھا کہ آپ ﷺ کے پیچھے لگا رہتا جب حج کے دنوں میں مختلف قبائل کے آدمیوں کے پاس جا کر تبلیغ کرتے تو ابو لہب کہتا لوگو! اس کی باتوں میں نہ آنا۔ طائف کے سفر میں تو آپ ﷺ پر ظلم کی انتہا ہو گئی، عمیر خاندان کے رؤسا کے پاس گئے اور دعوت اسلام دی تو انہوں نے آپ ﷺ کا مذاق اڑایا اور بدمعاشوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگایا۔ یہ دو رویہ صف میں کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ پر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی نعلین مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ تھک کر بیٹھ جاتے تو بدمعاش آپ ﷺ کو تھام کر کھڑا کر دیتے اور پھر پتھر برسانا شروع کر دیتے اس کے ساتھ ہی گالیاں دیتے غرضیکہ آپ لہولہان ہو گئے اور ایک باغ میں پناہ لی۔ اس کے باوجود رحمت عالم نے طائف والوں کے لئے بددعا نہ کی۔ شعب ابی طالب میں آپ ﷺ کو تین سال تک محصور رکھا اور فاقہ کشی کی تکالیف سے دوچار کیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی اپنی بیٹیوں کو نصیحت

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی عادت شریفہ تھی کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنی صاحبزادیوں کے پاس جاتے تھے اور شفقت اور محبت کی باتیں کرتے تھے' ایک دن جب ان کے پاس پہنچے تو ان سب نے اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ پر رکھ لیا اور دروازہ کی طرف دوڑ پڑیں' حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اس عورت سے پوچھا جو ان کی نگران تھی کہ میری بیٹیوں کو کیا ہوا کہ میرے پاس نہیں آئیں؟ اس نے عرض کیا "دراصل بات یہ ہے کہ آج ان بچیوں کے پاس رات کے کھانے میں صرف دال اور پیاز تھی' یہ بچیاں آپ کے قریب اس وجہ سے نہیں آ رہی ہیں کہ آپ کو پیاز کی بو نہ پہنچے پھر آپ کو دکھ ہو گا کہ میرے بچے اس حال میں ہیں"۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ یہ سن کر رو پڑے پھر اپنی بیٹیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا :۔

میری بچیو! کیا تم پسند کرو گی کہ میں تمہارے لئے خوب دنیا جمع کروں اور تم عیش و آرام کی زندگی گزارو پھر آخرت میں تمہارے باپ کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا جائے؟"

بچیاں یہ سن کر زار و قطار رونے لگیں اور حضرت عمر بن عبد العزیزؒ وہاں سے چل دیئے۔ (سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم)

مطلب یہ ہے کہ باپ کو چاہئے کہ اولاد کے لئے حلال مال جتنا حاصل کر سکے اسی پر قناعت کرے اگر اولاد کے عیش و آرام کے لئے حرام کمایا تو اولاد آخرت کے عذاب سے نہ بچا سکے گی بلکہ الٹا الزام دھرے گی کہ ہمارے باپ نے ہمیں حرام کھلایا۔ یہ بڑے خسارہ کی بات ہے' ہاں اگر حلال طریقہ سے حلال مال زیادہ مقدار میں مل جائے اور اس مال کے حقوق مفروضہ اور واجبہ ادا کئے جائیں تو زیادہ مال کمانا بھی جائز ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ امیر المومنین تھے' حکمران تھے اور فکر آخرت کا یہ حال تھا جو آپ نے پڑھا۔

مسلم کی بیداری

مسلم خوابیدہ اٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

از: خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ، خلیفہ مجاز مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

معرکہ آرا جہاں سارے کا سارا آج ہے
تو غفلت کون کمبختی کا مارا آج ہے!
دہر میں کس قوم کو پستی گوارا آج ہے
کوئی تو ہے چاند اور کوئی ستارا آج ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا . تو بھی ہو

یہ جو قوموں کی ترقی ہے یہ مکر و زور ہے
جو ہے چڑھتے اوج پر اتنا وہ حق سے دور ہے
تیرگی سے ماہ و انجم کی چمک مستور ہے
جس کو گھیرے ہو اندھیرا وہ بھی کوئی نور ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

آج کل ظلم و ستم اور شوروشر ہیں جزو دیں
داخل تہذیب ہیں مکروفریب اور بغض و کیں
آسماں پر اڑ رہے ہیں یوں تو اب اہل زمیں
وہ مگر ان ظلمتوں کو دور کرسکتے نہیں

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

جس طرف دیکھو چھڑی ہے جنگ قتل عام ہے
ہر جگہ محشر بپا ہے شور ہے کہرام ہے
کیوں نہ ہو ناحق شناسی کا یہی انجام ہے
امن عالم کا جو ضامن ہے تو بس اسلام ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

پیٹ کی خاطر سے ہے جو برسر پیکار ہے
لقمہ تر کے لئے بس ہاتھ میں تلوار ہے

اہل باطل سب ہیں تو حق کا علمبردار ہے
تو ہی عالم کی خلافت کا بس اک حق دار ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

جس کو دیکھو لڑ رہا ہے ما و من کے واسطے
کر رہا ہے جان کو قربان تن کے واسطے
سب تو ہیں شمشیر زن قوم و وطن کے واسطے
تو اٹھا تلوار، رب ذوالمنن کے واسطے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

مال و زر جاہ و حشم قوم و وطن رنگ و نسب
آئے دن دنیا میں جھگڑے ہیں انہیں کے تو سبب
پست ذہنیت سے ناشی ہیں یہ نصب العین سب
اوج اسلامی پہ لامعیار انسانی کو اب

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

اہل دنیا ہو رہے ہیں سخت بیزار حیات
اک نمونہ حشر کا ہے ان کا بازار حیات
ان کے آگے پیش کر تو اصل معیار حیات
بہر خوشنودی رب ہو تیرا ہر کار حیات

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

اب تو ہر صورت قیام امن کی ناکام ہے
آگ دنیا میں لگی ہے فتنہ و شر عام ہے
چپہ چپہ پر زمیں کے جنگ خوں آشام ہے
گوشہ گوشہ اب جہاں کا تختہ اسلام ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

پھیلنا ہے چار سو اک دن ضرور اسلام کو

کچھ بھی پیغمبرِ برحق کے اس پیغام کو
تو کرے پورے یقیں کے ساتھ گر اس کام کو
مہدی و عیسیٰ بھی پہنچیں نصرت و اتمام کو

مسلم خوابیدہ اٹھ!! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

ساز و ساماں دشمنوں کا سا تو گو مفقود ہے
تیرے پاس ایمان کی انمول شے موجود ہے
پیش اعداء پھر جو ہر کوشش تری بے سود ہے
بے عمل یہ تیغ جو ہر وار زنگ آلود ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

وعدہ غلبہ ہے مومن کے لئے قرآن میں
پھر جو تو غالب نہیں کچھ ہے کسر ایمان میں
ہو جو ایماں کا اثر اعضا میں دل میں جان میں
حسب قرآں سب سے اعلیٰ تو ہی پھر ہو شان میں

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

کر اوامر پہ عمل مایوس تو ہاں ہاں نہ ہو
کب ہے ممکن غیب سے پھر فتح کا ساماں نہ ہو
کیا ہو تجھ پہ فضل جب تو تابع فرماں نہ ہو
بن کے مومن بڑھ جو ہر مشکل تری آساں نہ ہو

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

مثل سابق مومن کامل اگر ہوجائے پھر
تابع فرمان تیرے بحر و بر ہوجائے پھر
قادر کل کی جو قدرت پہ نظر ہوجائے پھر
تو جو اب روباہ صفت ہے شیر نر ہوجائے پھر

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

پھر وہی اخلاق اسلامی جو ہم میں عام ہوں
پھر ہے ناممکن ہم اپنے کام میں ناکام ہوں
جوق جوق آ آ کے خود سب داخل اسلام ہوں
اور جو مفسد ہیں وہ زیر تیغ خوں آشام ہوں

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

اب نہ وہ صورت نہ وہ سیرت نہ وہ اخلاق ہیں
شوق دنیا بھر کے ہیں احکام دیں بس شاق ہیں

تیرے اگلے کارنامے شہرہ آفاق ہیں
اب سے کیوں یہ تری تاریخ کے اوراق ہیں

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

رستم خفتہ ہے تو کس بل نہیں ہے کم ترا
جاگنے کی دیر ہے پھر ہے وہی دم خم ترا
یہ اگر ہوجائے زائل نیند کا عالم ترا
چار سو دنیا میں لہرانے لگے پرچم ترا

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

تیری بہبودی کی اک شمشیر ہی تدبیر ہے
دولت دارین دلوائے یہ وہ اکسیر ہے
خود حضور مخبر صادق کی یہ تبشیر ہے
جنت الفردوس زیر سایہ شمشیر ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

نفع دینی دیکھ تو دنیا کی بہبودی نہ دیکھ
مرضی رب دیکھ اپنی مصلحت کوئی نہ دیکھ
تو اکیلا تیرے دشمن سینکڑوں یہ بھی نہ دیکھ
قدرت حق پہ نظر رکھ اپنی کمزوری نہ دیکھ

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

دشمنان دین ہیں گو اکثر اور اہل دیں اقل
یغلبوا الفین کے ہوتے جھجک ہے بے محل
ہو اگر کچھ بھی **اعدوا ما استطعتم** پہ عمل
پھر تو کافی ہو تجھے تیرا خدائے عزوجل

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

اعتقاد اغیار کی تقلید کا دل سے نکال
اس نے پنہاں کردیئے ہیں "ترے اصلی خدوخال
کوئی نسبت ہی نہیں رکھتے تیرے" ماضی و حال
سادگی میں رونما ہو پھر بصد جاہ و جلال

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

آب روزی کوئی کرتا ہے ہوا بازی کوئی
اسلحہ سازی کوئی کرتا ہے بم سازی کوئی

بالشوک ہے کوئی فاشی کوئی نازی کوئی
اور سب کچھ ہیں نہیں ہیں شبلیؒ و رازیؒ کوئی

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

ہر طرف سے اب جہاں میں ہے جفا تیرے لئے
دوست جو تھا وہ بھی دشمن بن گیا تیرے لئے
کوئی دنیا میں نہیں اب آسرا تیرے لئے
تو خدا کا ہو کر ہوجائے خدا تیرے لئے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

ہر کس و ناکس کو فکر عزت و توقیر ہے
پھر تسخیر جہاں ہر کوشش و تدبیر ہے
ان دنوں سودا جہانگیری کا عالمگیر ہے
تیرے سرگرم عمل ہونے میں کیوں تاخیر ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

یہ نظام دہر اب تبدیل ہونا چاہئے
اس کی اب توحید پر تشکیل ہونا چاہئے
یہ ہے ناقص اس کی اب تکمیل ہونا چاہئے
جاہدوا فی اللہ کی تعمیل ہونا چاہئے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

امن عالم کا بس اب سامان ہونا چاہئے
سب کا دستور العمل قرآن ہونا چاہئے
بس یہی دھن تجھ کو اب ہر آن ہونا چاہئے
حق کا جاری ہر جگہ فرمان ہونا چاہئے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

حشر تک قانون اسلامی بدل سکتا نہیں
یہ اگر ہو کوئی ٹیڑھی چال چل سکتا نہیں
پھر حدود اللہ سے کوئی نکل سکتا نہیں
دہر بے بنیاد ہے اس کے سنبھل سکتا نہیں

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

ایک قانون خداوند دو عالم کے سوا
اور سب قانون ہیں مبنی بر اغراض و جفا
سب کو تو پابند قانون خداوندی بنا
بندگان حق کو بندوں کی غلامی سے چھڑا

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

امن کا ہے جو علمبردار وہ تو ہی تو ہے
کمزوروں کو جو کرے ہموار وہ تو ہی تو ہے
سب کا ہے جس پر مدار کار وہ تو ہی تو ہے
فیصلہ کن جس کی ہے تلوار وہ تو ہی تو ہے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

اپنی اپنی سعی میں ہو ہو کے اب ناکام سب
خفیہ خفیہ آرہے ہیں جانب اسلام سب
تو جو رہبر ہو تو پھر کھل کر کریں اقدام سب
رہبری کر' چھوڑ اپنے عیش اور آرام سب

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

نغمہ رنگیں بنا ہنگامہ خونیں کو تو
ہاتھ سے جانے نہ دے اس موقع زریں کو تو
چار سو دنیا میں پھیلا اپنے برحق دیں کو تو
پارہ پارہ کردے باطل کے بت سنگیں کو تو

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

تیرے ہوتے بھی جہاں میں غلبہ کفار ہو
سرنگوں پتیں بتاں حق کا علمبردار ہو
نا کجے غفلت بس اب بیدار ہو بیدار ہو
لب پہ ہو اللہ اکبرؐ ہاتھ میں تلوار ہو

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

کود میدان عمل میں ہو کے کڑک کر نعرہ زن
از سرنو تازہ کر اپنی روایات کہن
پھر دکھا اپنا وہ زور بازوئے خیبر شکن
اور وہ اپنے خالدی تیور' حسینی بانکپن

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

رہ کے دنیا میں بلند اپنے خدا کا نام کر
جس لئے بھیجا گیا ہے تو یہاں وہ کام کر
ہے جو مسلمؐ کام بھی تو درخور اسلام کر
چار سو توحید پھیلا نورحق کو عام کر

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

شرک سوز ایسی ہو توحید و خدا دانی تری
پھونک ڈالے ماسوا کو شعلہ سامانی تری
کردے تابندہ جہاں کو روح نورانی تری
سربسر چھا جائے سب پہ ذات لاثانی تری

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

معرکوں میں جاہ ہو پیش عدو سرگرم ناز
مسجدوں میں آہ ہو پیش خدا محو نیاز
اپنی اپنی جگہ پہ ہوں رزم و بزم و سوز و ساز
ساری دنیا کو دکھا دے اپنی شان امتیاز

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

سلطنت دنیا پہ کر تُو اور کر اس شان سے
ہو عیاں شان خلافت تیری ہر ہر آن سے
ہو سیاست بھی تری ماخوذ سب قرآن سے
ربط ادھر خلاق سے ہو اور ادھر رحمان سے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

صدق صدیقؓ دکھا تو عدل فاروقؓ دکھا
عفت و علم و حیا و شرم عثمانؓ دکھا
حیدرؓ کرار کی شیری و شہ زوری دکھا
اپنے سب جوہر دکھا کر اپنی یکتائی دکھا
مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

ایک ہی پھر کل جہاں کا ہو امیر المومنین
جس سے ہر مومن ہو وابستہ وہ رہتا ہو کہیں
طرز اسلامی پہ ہوجائے جو نظم مسلمیں
کارگر پھر کچھ نہ ہو یہ کثرت اعدائے دیں

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

تو کچھ ان مری باتوں کو نہ باتیں خواب کی
کیا نہیں پیش نظر تیرے مثال اصحابؓ کی
کرچکے ہیں وہ خلافت کیسی آب و تاب کی
جس کے آگے آب تاروں کی نہ کچھ مہتاب کی

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

ہے زمانہ بھر پہ حاصل حق فوقیت تجھے
ہے خلیفہ حق کا تو شایاں ہے یہ عزت تجھے
نشر حق کی چاہئے رکھنی مگر نیت تجھے
مالک ارض و سما بس اس کی دے ہمت تجھے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

تجھ کو حق توفیق حق خدمت اسلام دے
صدق دے ایمان کامل دے خلوص تام دے
ساری دنیا کی خلافت بھی بصد اکرام دے
تجھ کو دے وہ چیز جو دونوں جہاں میں کام دے

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

حسن مطلق کا محب بھی تو ہے اور محبوب بھی
اس کے رستہ کا ہو تو سالک بھی اور مجذوب بھی
دوست گرویدہ رہیں اعداء رہیں مرعوب بھی
ہو میسر روئے پہ ہیبت بھی روئے خوب بھی

مسلم خوابیدہ اٹھ! ہنگامہ آرا تو بھی ہو
مانند سب ہوں مہر بن کر آشکارا تو بھی ہو

سچا دین

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اس سے بڑھ کر نشانی کیا ہوگی کہ) ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک سچا دین دیکر بھیجا ہے کہ (ماننے والوں کو) خوشخبری سناتے رہئے اور (نہ ماننے والوں کو سزا سے) ڈراتے رہئے۔ اب جو لوگ (خود ہی) جہنم سے رشتہ جوڑ چکے ہیں 'ان کی طرف سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا ○ (اس آیت میں گمراہ لوگوں کے شبہات کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ نمایاں ترین نشانی تو خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہے۔ یہ ایک ایسی روشن نشانی ہے جس کے بعد کسی اور نشانی کی حاجت نہیں رہتی۔ اب جو ماننا ہی نہ چاہے تو اس کے لئے جہنم کا عذاب ہے)

سورۃ البقرۃ 2 ..... ترجمہ آیت 119

دوسری اور آخری قسط

پیشکش :- محمد زبیر بہاولنگر

دوزخ کے باسی

مرزا قادیانی کے خط کے جواب میں اسکے پوتے مرزا طاہر کا جواب (مقیم لندن)

قادیانیت کے غلیظ چہرے سے نقاب الٹنے والی ایک دلچسپ تحریر' حقیقت یا افسانہ' فیصلہ آپ کریں

" وائس آف اسلام " کے نام سے ریڈیو اسٹیشن کا قیام میرا اہم کارنامہ ہے' جسے تم سمیت تمام قادیانی جہنمیوں کو سراہنا چاہئے۔ تم نے لکھا ہے کہ میں بڑا استرا ہو گیا ہوں' لیکن دادا جان! اس استرے کی دھار تو آپ ہی کی لگائی ہوئی ہے۔ اس جہان کی خبریں گاہے گاہے جہنمی قادیانی تم تک پہنچا رہے ہوں گے اور تم نے یہ اچھی طرح محسوس کر لیا ہو گا کہ میں نے اپنی چالبازی اور آقاؤں و ہمدردوں کے تعاون سے تمام مسلمانان عالم کے لئے ایک مسلسل جنگ شروع کروا چکا ہوں۔ جس میں بہر حال مسلمان ہی ہلاک ہو رہے ہیں۔ اور تو اور اب پاکستان میں بھی میں نے درپردہ ایسی تباہ کن اور خوفناک سازش کا جال بنوایا ہے جس سے کسی طور یہ نہ نکل پائیں گے (یہ ایک بہت بڑا راز ہے جو وقت آنے پر تم تک پہنچاؤں گا۔ کیونکہ اس وقت اگر میں نے اشارتاً بھی اس کا ذکر کر دیا تو پاکستانی مسلمان میرے پروگرام اور میرے تمام حواریوں کا طبلہ بجا کر رکھ دیں گے) یوں سمجھیں کہ تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے' ہم اقلیت قرار دیئے جانے کا بدلہ اتنا خوفناک لیں گے کہ عالم اسلام کے والی لیڈر گیدڑ بن کر رہ جائیں گے' اور پھر ہم ہوں گے اور ہمارے مددگار آقا ...ہا...ہا...ہا۔

جہاں تک یہ کہنا کہ میں ترقی کر کے ہواؤں کے دوش پر نہ صرف تبلیغ کا مشن جاری کئے ہوئے ہوں بلکہ اپنے ہر عیب پر بڑی خوبصورتی اور دل آویزی کے پردہ کی آڑ لیتا ہوں' اس میں بھی میرے مددگاروں کی حمایت و تعاون کا کافی دخل ہے' آئندہ خط میں تم انہیں خود شکریہ لکھنا کیونکہ میرے یہ مددگار خود بھی مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہیں۔

دادا جان! تم نے اپنی تصویر میں اپنی ایک آنکھ کے چھوٹے اور دوسری کے بڑے ہونے کا جو حوالہ دیا ہے' وہ قریباً ناممکن ہے۔ اس کو صحیح کرنے کے لئے شاید ہی کوئی مصور تیار ہو' اور اگر میں لالچ و تحریص دے دلا کر اور اپنے ذرائع کا خزانہ استعمال کر کے تمہاری یہ تصویر کا نقص دور کرا بھی دیا اور اسے کئی رنگوں میں چھپوا کر تقسیم کرا بھی دیا تو اس کا تاثر اچھا نہیں بنے گا کیونکہ اب تک تمہاری تصویر دیکھ کر مسلمانوں کو کانے دجال کا خیال آ جاتا ہے اور پھر یہ خیال ان کے ذہن سے مٹ جائے گا جو میری نظر میں قائم رہنا چاہئے کیونکہ مجھے تو یقین ہو چلا ہے کہ کانا دجال ضرور ہماری ہی نسل سے ظاہر ہو گا تم نے مجھے اپنے خلیفہ ہونے کا لکھا ہے جبکہ میری حیثیت تم سے بہت زیادہ ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ دعویٰ نبوت نقلی تو تم سے کرایا گیا لیکن حقیقتاً" ان کے لئے صحیح اور مناسب آلہ کا جھوٹا نبی بننا مجھے ہی زیب دیتا تھا۔ بہر حال اب تم جہنم میں اپنے آپ کو میرا خلیفہ سمجھو اس لئے میں نے قادیانیت کو جدید خطوط اور سیاسی سطح پر کہیں سے کہیں پہنچا دیا جبکہ تمہارے لئے یہ سب کرنا ممکن نہ تھا۔

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میری بیوی آصفہ عرف اچھی' نے تم سے خوب لگائی بجھائی کی ہو گی۔ مجھ پر بڑے بڑے بہتان لگائے ہوں گے۔ میں تو اپنے مشن ابلیسی میں مصروف رہتا تھا اور وہ عیاشیوں کے نئے نئے ریکارڈ بنا کر پرانے توڑ رہی تھی۔ اس کی باتوں کا اعتبار نہ کرنا۔ شراب کے بارے میں جو تم نے لکھا ہے تو لکھنے سے پہلے ذرا اپنے گریبان میں بھی جھانک لیا ہوتا۔ تم بھی تو نشہ میں دھت رہتے تھے۔ تمہارا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں شراب کو نہیں بلکہ شراب مجھے پیتی ہے۔ غلط بالکل غلط' میں شراب کو پیتا اور شباب سے کھیلتا ہوں۔ تم تو غاراؤں' بھگتوں تک سے عشق لڑایا اور زنا کیا کرتے تھے جبکہ میری دسترس میں قادیانیوں کی صف کے علاوہ بھی ایک سے ایک مہ پارے ہیں جن سے آصفہ عرف اچھی تمام عمر ہی جلتی رہی اور تم تک پہنچ کر اب جہنم کی آگ میں بھی جل رہی ہے۔ میں تمہیں یاددہانی کراتا ہوں کہ اپنے خاندانی وصف کی بدولت کسی کی باتوں پر اعتماد کرنا بڑی نادانی ہے تو یہ نادانی جہنم میں رہ کر نہ کریں۔ آج کے دور میں تو ایسی ایسی شرابیں اور نشے ایجاد ہو چکے ہیں کہ تم سوچ بھی نہ سکو گے۔ اس پر ایسی ایسی دوائیں اور ٹانک بھی ایجاد ہو چکے ہیں جن کے استعمال کے باعث تمہاری طرح نہ میرے گردے ناکارہ ہوں گے اور نہ ہی میں دن میں سو سو بار پیشاب کروں گا۔ پیشاب سے یاد آیا کہ ہندوستان کا ایک مشہور لیڈر بھی اپنا پیشاب پیتا تھا۔ تم بھی اسی طرح کرتے تو کہیں جانے کی نوبت نہ آتی۔ ادھر کسی برتن میں پیشاب کیا ادھر منہ میں انڈیل لیتے تمہارے لئے تو یہ بہترین ٹانک ثابت ہو سکتا تھا۔ لیکن افسوس تم نے دماغ کو زیادہ استعمال نہ کیا بلکہ استعمال کہاں سے کرتے' دماغ تو تمہاری کھوپڑی سے نکال کر تمہارے آقاؤں نے اپنے کتوں کو کھلا دیا تھا اور خناس' خنلق اور اس طرح کی دیگر بیماریوں کو اس میں جمع کر دیا تھا جن کے زیر اثر تم نے دنیا میں تمام تر بکواسیات لکھیں۔ کتے مار شراب تمہاری قسمت میں تھی۔ یہاں تو ایسی ایسی انسانیت سوز ایجادیں ہو چکی ہیں کہ کیا بتاؤں۔ تم نے کتے مار کے زیر اثر "روحانی خزائن" میں گالیاں جمع کیں۔ میں نے انسانیت سوز نشہ آور ادویات و شراب نیز اعلیٰ سائنسی و ٹیکنیکی آلات کو استعمال میں لاتے ہوئے پوری دنیا سے رابطہ کر لیا اور اس سلسلہ میں کفر و الحاد و ارتداد کو دن رات وسعت دینے میں لگا ہوا ہوں۔

جہنم میں آنے والے تمہارے قادیانی امتی بہت روتے' چیختے' چلاتے اور گالیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ پیسے دے کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے تھے ادھر تمہیں بھی جہنم میں دیکھ کر تمہاری تحقیر کرتے اور تم استقبال کرتے ہو تو تمہیں گالیاں سناتے ہیں تو یہ تمہارا درد سر ہے۔ یہ بیج تمہارا ہی بویا ہوا ہے۔ اب خود ہی بھگتو۔ ان کی گالیاں سنو۔ میں جب آؤں گا تو میرے پاس منطق اور دلائل کے ایسے ہتھیار ہوں گے جنہیں سن کر تمہارے ساتھ تمام جہنمیوں کی بولتی بند ہو جائے گی۔ تم انہیں اپنی شکل دکھا کر کہتے ہو کہ کیا نبی ایسے ہوتے ہیں؟ جس پر وہ تمہیں کہتے ہیں کہ ہم نے سنا تھا تو امام زماں تھا اور تم جواب دیتے ہو کہ میں آلام زمانہ تھا۔ وہ کہتے ہیں ہم تمہیں مسیح سمجھتے تھے۔ تمہارا جواب ہوتا ہے کہ نہیں تم قبیح تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم ظلی تھے' تو تم جواباً کہتے ہو کہ نہیں تم بھگلی بلی تھے۔ جب وہ سوال کرتے ہیں کہ تو بروزی تھا تو تم کہتے ہو کہ میں موذی تھا۔ وہ کہتے ہیں تم نبی تھے تم کہتے ہو میں غبی تھا۔ وہ کہتے ہیں تو تو رسول تھا اور تمہارا کہنا ہوتا ہے کہ نہیں میں تو فضول تھا۔ وہ تجھے اور تو جواباً" ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگتے ہو اور بقول تمہارے اس زور کا مشاعرہ گرم ہوتا ہے کہ فرشتے تمہیں آتشی گرز مار مار کر تمہارا بھرکس نکالتے ہیں اور خاموش

کراتے ہیں لیکن دادا جان تمہاری اپنی امت سے جہنم میں جو مکالاتی گالیاں ہوتی ہیں وہ بڑی منظوم ہیں۔ اگر مناسب سمجھو تو اسے بی وائس آف اسلام (آف قادیانی) کا ترانہ بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک بات میں تمہیں اور بتاؤں کہ میں نے اس جیتی جاگتی دنیا کے کئی اچھی نسل کے شاعروں کو بھی اپنی لائن پر لگالیا ہے۔ ان میں سے چند ایک کو تو تمہاری ہم نشینی بھی حاصل ہوگئی ہے بلکہ اکثر تو ازخود مجھ سے رابطہ کرلیتے ہیں۔ گو ظاہرا وہ قادیانی نہیں کہلاتے لیکن ان کے افکار و اشعار تو کسی طور پر بھی تمہاری مسلیع سے کم کے نہیں تھے۔ ان سے ملاقات کا حال تم نے اپنے خط میں نہیں لکھا۔ آئندہ اپنے مکتوب میں تفصیلاً لکھنا اور ہاں وہ گالیوں کے ترانہ کی تجویز کے بارے میں بھی بتانا تاکہ میں پھر اسے بجوا سکوں۔

ملکہ وکٹوریہ وہاں اگر ملکہ دوزخ ہے یا جنرل گریسی کی کیا درگت بنتی ہے۔ انگریز گورنر فرانسس نے پاکستان میں ربوہ بسانے کے لئے ۱۰۳۴ ایکڑ سات کنال اور آٹھ مرلے زمین دی تھی تو اس کے بدلے میں اسے جہنم میں اتنی ہی زمین مفت دے دی گئی چلو معاملہ برابر ہوگیا۔ اب اگر کسی انگریز نے اس بابت کوئی بات کی تو اسے منہ توڑ جواب تو دے سکوں گا۔ وہاں پر سر فرانسس موڈی کی شکل پنجاب کے دیہاتوں میں بیٹھنے کے لئے استعمال ہونے والے "موڑھے" کی طرح ہے۔ چلو اسی بہانے تمہیں پنجاب کے دیہاتوں کی یاد آجاتی ہوگی۔ امریکہ میں الیکشن ہوا۔ بش ہار گیا اور کلنٹن کی جیت کے بارے میں تم نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ عربوں کی کمر ہی نہیں ان کی روح تک کو کچل دیا گیا ہے۔ تیل کے چشموں کو آگ لگوا کر ان کی معیشت کو جلایا۔ اور تیل اگلتی سونا سیال زمین پر اس نے اپنی حکمت عملی اور سیاسی تدبیر سے اپنی فوجوں کے پہرے بٹھادیئے ہیں۔ یہ ان کی بہت پرانی پالیسی 'خواہش اور "نیو ورلڈ آرڈر" کے آغاز کی ابتدا تھی۔ عربوں کے مابین نفرت کی سنگین دیوار چین دینا بھی ان کے کمالات میں سے ایک ہے۔ تم نے یہ راز افشا کرکے کچھ اچھا نہیں کیا۔ یہ ظاہر کردیا کہ امریکہ نے سعودی عرب اور کویت میں جو اپنی فوجیں اتاری تھیں ان میں سے کچھ ہماری حمایت اور حلقہ کے حامی تھے۔ آئندہ ایسی صیغہ راز میں رہنے والی باتوں کو افشا نہ کرنا۔

میرے پیارے جہنمی دادا جان! تمہیں صحیح معلوم ہوا کہ میری کلنٹن سے صرف ملاقات ہی نہیں ہوئی بلکہ پرانے معاہدوں کی نہ صرف توثیق بلکہ اس میں کچھ اور مفادات ہمارے لئے بڑھا کر رکھے گئے ہیں۔ تمہاری یہ بات بھی سچ ہے کہ کلنٹن بش کی طرح "سمجھ دار" ہے۔ اصل میں ان کی سمجھ دانی بڑی ہوتی ہے اور وہ دور کی کوڑی لاتے ہوئے لانگ ٹائم پالیسیاں بناتے اور ان پر مسلسل عمل کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ پاکستان کی طرح ایک نے کروڑوں اربوں لگا کر کوئی منصوبہ تیار کرنا شروع کیا تو دوسری حکومت نے آکر اس کے منصوبے ملیامیٹ کردیئے اور پھر اپنے نئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کردیئے 'پھر..... پھر..... اسی لئے یہ ملک تو کیا اس ملک کے ایک ایک فرد کا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے اور یہ کبھی بھی خود کفالت اور نظام شریعت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں کرسکتے۔ بات تو ہو رہی تھی کلنٹن اور بش حکومت سے متعلق 'بیچ میں پٹڑی بدل گئی 'اب واپس آتا ہوں آپ کے خط کے مندرجات کی طرف 'تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ کلنٹن واقعی بش سے زیادہ سمجھدار ہے اور ہم دونوں کی ہی نہیں بلکہ ہمارے اور دوستوں کے ساتھ بھی اس کی خوب گاڑھی چھن رہی ہے۔ جہاں تک بات رہی امریکی آئین کی کہ جس کے سہارے ہماری جماعت زندہ ہے 'تو یہاں میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے بھی تو ان سے حق وفاداری پورا کیا ہے۔

تم اپنے جگری یار سٹیفن سولارز کی امریکی سینیٹ کا الیکشن میں ہارنے کا زیادہ افسوس نہ کرو۔ وہ ہمارا زبردست حامی و مددگار ضرور تھا اور بقول تمہارے ہماری حمایت میں اس کی تقریریں اور اخباری بیانات ہمیشہ قادیانیت کی تاریخ میں زندہ رہیں گے۔ شاید تمہاری نظر میں یہ بڑی بات ہو تو ہو لیکن اب اس کا عرصہ ختم ہوچکا ہے اب اس سے بڑھ کر اور بڑے بڑے عہدوں کے حامل افراد میرے حلقہ اثر میں ہیں۔ اگر سٹیفن سولارز کو مسلمانوں سے نفرت تھی تو اس کے ساتھ اور بھی تو ہمارے ہمنوا بنے ہیں جو اسٹیفن سولارز سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر ہماری عملی مدد و معاونت کررہے ہیں (یہاں ان کے نام لکھ کر مسلمانوں کو ہوشیار نہیں کرنا چاہتا)۔

اسرائیل سے بقول تمہارے 'میرے تعلقات دیوار چین سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ تمہارا یہ خیال بھی بالکل صحیح ہے۔ لیکن چین خود بھی تو اپنی دیوار چین سے بھی زیادہ مضبوط و مستحکم ہے 'میں اور میرے حواری و آقا چاہتے ہیں کہ چین کی طاقت کو بھی روس کی طرح منتشر کردیا جائے تاکہ یہ آخری خطرہ بھی مٹ جائے اور ساری دنیا میں ہمارے آقاؤں کی چودھراہٹ کے قیام کا خواب پورا ہوجائے۔ لیکن نہ معلوم کیوں چین پاکستان بننے والی ہر حکومت کا ہمدرد 'دوست اور معاون بن جاتا ہے۔ مگر ہماری ترجیحات میں یہ بھی شامل ہے کہ چین میں اندرونی طور پر ایسی فضا پیدا کی جائے کہ یہ اپنی اتحادی و مستحکم قوت میں کمزور پڑتے جائیں۔ گو یہ کام مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں اور اس سلسلہ میں ہم پیش رفت بھی کرچکے ہیں۔ اس بابت بھی میں تمہیں وضاحت سے نہیں بتا سکتا۔ آنے والے حالات گواہی دیں گے اور ثابت کریں گے کہ ہمارا یہ تجربہ اور کوشش کہاں تک کامیاب ہوئی۔ تم کو خوشی ہوگی کہ کشمیری حریت پسندوں کو کچلنے کے لئے اسرائیل سے جو کمانڈوز بھارت کی مدد کے لئے سری نگر آئے تھے 'ان میں ہماری جماعت کے نوجوان بھی شامل ہیں۔ یہ بات پھر تم نے غلط کہہ دی۔ راز کی بات کو راز ہی رہنے دیا کرو۔ یہی وجہ تھی کہ تم اپنی بے شمار غلطیوں اور غلط فہمیوں کی بدولت جلد دنیا سے ٹکٹ کٹوا کر واصل جہنم ہوئے۔ یہ باتیں خفیہ رکھنے والی ہوتی ہیں اور یہ وہ راز ہوتا ہے جسے افشا کردینے سے ہماری جماعت کی قوت کم اور ہمارے آقاؤں کی ناراضگی کا باعث بنتی ہے۔ جبکہ میری پالیسیاں ایسی خفیہ اور شفاف ہیں کہ ہم کام دکھا جاتے ہیں اور یہاں مسلمان سانپ نکل گیا اور لکیر پیٹتے رہ جاتے ہیں۔ حال ہی میں ایسا ہی کچھ انقلاب ہم دنیا کے ایک اسلامی ملک میں لاچکے ہیں۔ اب جلد تم سنو گے کہ قادیانی ربوہ میں قادیانیوں کی ماضی کی رونقیں لوٹ آئیں گی۔ اور ہم یہاں کے مسلمانوں سے گن گن کر بدلے لیں گے۔ اک ذرا انتظار۔ بس تھوڑا..... اور..... کیونکہ ہم مدعی مجرم اور مجرم مدعی بنانے کے اہل بھی ثابت ہوچکے ہیں۔

رہی بات یہود و ہنود کے احسانات کی کہ ان کے ہم پر بہت احسانات ہیں تو پیارے جہنمی آ! تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ ہم نے بھی تو ان کے نظریات اور ان کی مسلم دشمنی میں ہر طرح سے ان کا ساتھ دیا ہے۔ تم تو بڑے احساس کمتری کے مریض تھے۔ جبکہ میں اس ہاتھ لے اس ہاتھ دے والی مثال پر عمل پیرا ہوں۔ پہلے اپنے مفاد کو پکا کرکے پھر دوسروں کے کام آتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ مسئلہ کشمیر ہماری ہی پیداوار ہے۔ تقسیم ہند کے وقت اگر ہم اپنے آقاؤں کی مرضی کے مطابق حد بندی کمیشن کے سامنے اپنی جماعت قادیان کے لئے الگ مطالبہ پیش نہ کرتے تو ضلع گورداسپور پاکستان میں شامل ہوجاتا اور اس طرح کشمیر بھی ازخود پاکستان میں شامل ہوجاتا اور پاکستان دفاعی اور معاشی اعتبار سے ایک مضبوط ملک بن جاتا۔ یہ بھی تمہاری غلط فہمی ہے اگر تم ایسا نہ کرتے تو اس وقت کے تمہارے آقاؤں کے پاس تمہاری طرح کے اور بہت سے خفقان' نسیان اور ہذیان کے پروردہ مریض تھے وہ ان میں سے کسی کو سامنے لاکر یہی کچھ کرتے جو ہوا۔ بہرحال تمہاری بات سچ ہے کہ کشمیر کی آزادی ہمارے لئے بے عزتی اور ذلت کا باعث ہوگی اس معاملہ میں 'میں تمہارے خیال کی تائید کرتا ہوں اور اسی لئے تمہارے کہنے سے پیشتر ہی میں بھارت کی ہر طرح سے حمایت کررہا ہوں۔ یہ بات تو قادیانی کا ایک ایک بچہ جانتا ہے کہ اگر بھارت مضبوط ہے تو ہم بھی مضبوط ہیں۔ اگر بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تو ہمیں بھی ان کے ساتھ جلد تمہارے پاس آنا پڑے گا۔

حیرانگی کی بات ہے کہ اتنے قادیانی کافر تمہارے پاس جہنم میں آچکے ہیں لیکن تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ ہم نے 'ہمارے آقاؤں اور یہود و ہنود نے مل کر کس طرح پاکستان کو دولخت کرایا۔ میرا یہ کام تو تمہاری تمام زندگی کی جدوجہد قادیانیت پر بھاری پڑتا ہے۔ لیکن اس پر تم نے مجھے شاباش نہ دے کر جس کمینہ پن کا ثبوت دیا ہے کم از کم مجھے اس کی توقع نہ تھی لیکن خیر..... شاید میرے کارناموں اور ان کی تعداد اور طریقہ واردات نے تمہیں جلادیا ہے 'جبھی اتنے بڑے کارنامے کو نظر انداز کرگئے۔ سچ سچ کتنی کمینگی کی بات ہے۔ آئندہ خیال رکھنا ورنہ میں ایسی ایسی حرکتوں پر مجبور ہوجاؤں گا کہ تمہیں جہنم میں اس سے بھی بدتر عذاب میں

جتلا کردیا جائے گا جس میں کہ اب ہو' کیونکہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے' آقاؤں کے تلوے چاٹنے اور موقع پرست بننے والی جماعت قادیانی کے بانی و محرک تو تمہی ہو اور ہماری ہر کافرانہ حرکت تم پر مزید عذاب کا باعث ہوا کرے گی۔

روس کے ٹوٹنے' ریاستوں کے آزاد ہونے کے بارے میں تم نے جو لکھا ہے تم نہیں جانتے کہ ہم نے تمام قادیانی لٹریچر معصوم روسی مسلمانوں کو فراہم کیا اور تمہاری نبوت کا پرچار بھی کیا لیکن تمہاری بکواسیات کا ترجمہ ان کی فہم و فراست سے بالاتر رہا اس کے باوجود اثر پذیر ہو رہا تھا لیکن ایک تو یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والے بھی ہمیں چین نہیں لینے دیتے۔ ہم کسی ریاست پر بھی قبضہ کرلیتے لیکن اس سے پہلے ہی انہوں نے صحیح مسلم لٹریچر اور قرآن کے نسخے وہاں فراہم کردیئے اور اپنی آفاقی تبلیغ سے ہماری پالیسی کو ناکام بنا دیا۔ کوئی بات نہیں چین ہم بھی نہیں لینے دے رہے۔ ہماری کوششیں جاری ہیں۔ اور وہاں بننے والی مسلم ریاستوں میں باقاعدہ ایک منصوبہ کے تحت ایک دوسرے سے لڑایا جارہا ہے۔ اس وقت تمام دنیا میں اگر معلومات حاصل کریں تو مسلمان ہی ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہیں یا ہماری حلیف طاقتیں انہیں ختم کرنے کی عملی کوششیں کررہی ہیں۔ کہیں قحط پیدا کرکے مسلمانوں کو ہلاک کیا تو کہیں ذرائع نقل و حمل پر پابندی لگوا کر بھوکوں مرنے پر مجبور کردیا۔ دل چھوٹا نہ کریں۔ میرے بنائے گئے "اسلام آباد" کو قادیانی اسٹیٹ جان کر دل بہلا لیا کریں۔ صیہونی طاقتوں کا ہمارے ساتھ اسی طرح تعاون رہا تو کہیں نہ کہیں قادیان بھی دنیا کے نقشے پر ابھر آئے گا۔ آخر عربوں کے عین قلب میں اسرائیل کا قیام بھی تو عمل میں لایا گیا ہے اور دنیا کے نقشہ میں نہ صرف ابھرا بلکہ طاقتور بنتا جارہا ہے۔ اور ہمارے آقا دن رات اس کی وسعت و طاقت کے لئے ذرائع استعمال کررہے ہیں۔ تمہاری طرح یہاں میرا پیٹ بھی غبار سے بھر گیا ہے لہٰذا رازداری کی بات بتا رہا ہوں کہ اگر صرف عرب ممالک کے افراد اکٹھے ہو کر اسرائیل کی طرف منہ کرکے پیشاب بھی کردیں تو اسرائیل غرق ہو جائے گا۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرسکتے اس لئے کہ مقبوضہ بیت المقدس ان کا بھی تو قبلہ اول ہے' پھر وہ ایسی بے حرمتی کیوں کریں گے۔ اب نہ تو اس عالم اسلام کے پاس کوئی طارق بن زیاد ہے' نہ صلاح الدین ایوبی اور نہ ہی محمد بن قاسم' بس لفظوں کی گولہ باری اور احتجاجی مظاہروں سے دل بہلا کر خود کو تسلی دے لیتے ہیں کہ ہم نے اپنا مذہبی فریضہ ادا کرلیا۔ لیکن ہم ہر لمحہ اس بات سے خوفزدہ رہتے ہیں کہ کہیں جہاد۔ جہاد۔ کہتے کہتے واقعی جہاد نہ کرنا شروع کردیں' اس وقت ان کے جذبات کے سامنے سیسہ پلائی دیواریں بھی موم بن جاتی ہیں۔

تازہ ترین جہنم رسید قادیانی کی زبانی تمہیں پتہ چلا ہو گا کہ پاکستان میں صدر غلام اسحٰق خان نے قومی اسمبلی توڑی۔ میں اس کی خبر تمہیں کس طرح کرسکتا تھا یا تو خود جہنم چلا آتا یا کوئی جہنم کا باسی بننے والا تمہیں یہ بتاتا اور یہ خبر اب تم نے سن لی۔ صحیح سنی۔ یہ بھی صحیح ہے کہ اسمبلی توڑنے سے دو تین یوم پہلے تمہارے چہیتے پوتے ایم۔ ایم۔ احمد' غلام اسحٰق خان سے ملا تھا اور لمبی رازدارانہ میٹنگ ہوئی تھی جس میں اس نے میرا پیغام بھی اسے پہنچایا تھا۔ جبکہ اس کے بعد اسمبلی توڑ دی گئی۔ تمہیں اس بات پر خوشی ہوئی کہ پاکستان کے اہم افراد سے میرے کتنے گہرے مراسم ہیں اور یہاں کی سیاست پر میرا کتنا اثر ہے۔ اتنی سی بات جان کر تم دنگ رہ گئے۔ ابھی تم نے سنا ہی کیا ہے۔ تم نے سوچا تک نہ ہو گا کہ میں نے اس ملک میں اپنے اثر و رسوخ اور حمایتیوں کی کتنی بڑی تعداد کی جڑیں کتنی مضبوطی سے اپنے آقاؤں کی حمایت سے گاڑی ہوئی ہیں۔ ابھی آگے آگے سنو گے' ہم اور ہمارے حمایتی علم کشی کے کون کون سے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کریں گے۔ یہ بھی اچھی بات ہے کہ تم نے خود ہی اس کی وضاحت بھی کردی کہ کیوں نہ دوریاں ملیں جبکہ سب کا ملجاو ماویٰ تو امریکہ ہی ہے اور میں امریکہ کا بغل بچہ۔ تمہارا یہ کہنا بھی درست ہے کہ جو امریکہ کا غلام ہے' وہ میرا بھی غلام ہی ہوگا۔

لیکن شاید آگے کے واقعات ابھی تمہارے علم میں نہیں آئے کہ ہم نے پاکستان میں کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ اسحٰق خان نے تو دوبارہ اسمبلی تڑوادی لیکن عدالت نے پھر بحال کردیا پھر حکومت ختم کرائی گئی اور...... پھر شفاف انتخابات ہوگئے۔ تمہارے لئے سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہوگی کہ یہاں ہم نے دینی جماعتوں کو متحد نہیں ہونے دیا اور انہوں نے جو دو دو' تین تین محاذ بنائے تو شکست سے دوچار کروا کر اسلامی بھرم فاش کرڈالا۔ اور پوری دنیا میں ہم نے پرچار کیا کہ دیکھ لو پاکستان میں اسلام کے دعویدار اقلیت میں ہیں جبکہ اقلیتی فرقوں نے ان سے زیادہ سیٹیں لے لی ہیں۔ کہو صحیح مسلمانوں کے جذبات کو کیسے کچلا اور ان کی روحوں کو کیسے زخمی کروایا۔ کیا تم ہوتے تو اس طرح کراسکتے تھے؟ ناممکن۔ تم تو نرے بکواسی تھے۔ تازہ ترین حالات کی تفصیل تو میں نہیں لکھ سکتا کہ آئندہ یہاں ہم کیا کیا کارنامے انجام دیں گے لیکن خوش کن بات یہ ہے کہ ہمارے آلۂ کار بھی ہر سطح پر موجود و مضبوط ہیں اور خاصی تعداد میں ہیں اور اتنے پاور فل ہیں کہ ہم جب چاہیں طاقتوں کے توازن بگاڑ کر اس ملک میں پھر انتشار پھیلا سکتے ہیں لیکن جب یہاں ہمارے آقاؤں کے عزائم اور مقاصد بہ احسن پورے ہو رہے ہیں تو ٹھیک ورنہ...... آگے خاص سیاسی و گہرائی رازدارانہ باتیں ہیں جو اس وقت احاطہ تحریر میں نہیں لائی جاسکتیں۔ کیونکہ تم پیٹ کے ہلکے ہی نہیں بلکہ دماغ کے بھی ہلکے ہو۔ تم کیا جانو کہ کمپیوٹر اور کمپیوٹرائزڈ کام کیسے ہوتے ہیں؟

مسئلہ کشمیر جو تمہارا کارنامہ جانا جاتا ہے' آج کل اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہود و ہنود اور ہمارے آدمی مل کر مسلمانوں کو تیزی سے ختم کررہے ہیں اور پاکستان اقوام متحدہ سے درخواستیں اور اپیلیں کررہا ہے۔ اسی طرح کی درخواستیں اور اپیلیں مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنتے دیکھ کر بھی کی گئی تھیں' لیکن کیا ہوا؟ بابری مسجد کو بقول مسلمانوں کے شہید کروا دیا گیا' کیا کرلیا؟ ویسے تمہارے ہم نشین بھی تو کم حیثیت اور گمنام نہیں۔ اپنے وقت کے نامور سیاستدان' ادیبوں' مشرکوں' منافقوں اور کافروں کی معیت تمہیں حاصل ہے۔ ایک دوسرے کو تسلیاں دیتے رہا کرو۔ میں نے جن رازدارانہ باتوں کا ذکر کیا ہے' وہ جلد ہی کسی جہنم واصل ہونے والے قادیانی کی زبانی سن لینا۔ بوسنیا' روسی مسلمان ریاستوں کی حالت۔ افغانستان سے گو روس چلا گیا لیکن انہیں آپس میں نہ ختم ہونے والے جھگڑوں میں مبتلا کرگیا۔ مسئلہ کشمیر اپنی جگہ' اس کا حل ہمارے آقاؤں کی منشاء و مرضی کے مطابق ہی ممکن ہے ورنہ مسلمانوں کی نسل کشی تو عالمی سطح پر جاری ہے ہی۔ وہاں بھی یعنی کشمیر میں مساجد کو جلا دیا گیا۔ درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی اور محاصرہ میں مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیرا جارہا ہے اور ہمارے گماشتے انہیں اپنی چالوں سے انہیں بہلا کر مقتل گاہوں کی طرف لے جارہے ہیں اور عالم اسلام...... بس نام ہی کی حد تک آواز رہ گئی ہے۔ جلسے جلوس اور احتجاج بس اس سے آگے صفر۔ جو بھی انہیں متحد و منظم بنانے کا عزم و ارادہ کرتا ہے' ہم اپنی سیاسی بساط پر اس مہرے کو پٹوا کر نئے مہرے سامنے لے آتے ہیں۔

آخر میں' میں ایک راز کی بات تم کو بتا رہا ہوں کہ یہ جو "نیو ورلڈ آرڈر" ہے' یہ ایسا منصوبہ ہے کہ جس کے تحت ہم ان کا ساتھ دے کر اسرائیل کی طرح یقیناً اپنے لئے بھی ایک قادیانی مملکت بنانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ شیطان بھی آج کل اپنی کارکردگی دکھانے کے لئے اس پر دن رات کام کررہا ہے۔ کافی دن ہوئے اس نے مجھے رپورٹ نہیں دی لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ کام مکمل کرتے ہی مفصل رپورٹ دے گا۔ پھر میں تمہیں اس بابت بھی بتا سکوں گا۔ میرے جن بزرگوں نے مجھے پیار کہا ہے جو ابا میرا پیار بھی ان تک پہنچا دینا۔ فی الحال دوزخ کے تمام باسیوں خاص کر شداد' نمرود' فرعون' ہامان وغیرہ کے علاوہ تمام کو میرا نمسکار کہنا۔

فقط تمہارا پیارا مرزا طاہر (حال مقیم لندن)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نے یہ آیات پڑھیں۔

ان عذاب ربک لواقع ○ مالہ من دافع ○

(ترجمہ) "بے شک تیرے رب کا عذاب (نافرمانوں پر) آکر رہے گا۔ کوئی چیز اسے روکنے والی نہیں۔"

اس کو پڑھ کر دل پر ایسا خوف غالب ہوا کہ بیمار پڑ گئے اور بیس دن تک لوگ عیادت کے لئے آتے رہے۔

قسط نمبر ۱

حجیت حدیث کتاب و سنت کی روشنی میں

حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور فتنہ انکار حدیث کی مدلل تردید

از: امام اہلسنت مولینا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ

عہد نبوت اور قرون صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے جوں جوں بعد ہوتا جاتا ہے خیر و ہدایت الحق جاتی ہے اور شر و ضلالت پھیلتی جاری ہے فتنوں کا دور دورہ ہے۔

فتنہ و فساد کا یہ طوفان و طغیان فطری اور لازمی ہے۔ اس دنیا کا خاتمہ اور قیامت کا قیام یقینی ہے اور جب تک دنیا میں خیر و صلاح کا نام و نشان باقی ہے۔ دنیا باقی ہے۔ جب دنیا فتنہ و فساد سے بھر جائے گی اور روئے زمین پر ایک بھی اللہ کا بندہ اللہ کا نام لیوا باقی نہ رہے گا۔ تب قیامت آئے گی۔

تو جس طرح دریاؤں کا بہاؤ نشیب کی سمت فطرتی اور قدرتی ہے۔ انہیں جانب فراز نہیں چلایا جا سکتا۔ اسی طرح فتنوں کا طوفان بھی فطرتی ہے۔ ان کے آگے بند تو باندھا جا سکتا ہے۔ ان کا سد باب نہیں کیا جا سکتا۔

یہ زمانہ فتنہ و فساد کا زمانہ ہے۔ ایک فتنہ ابھی فرو نہیں ہوپاتا کہ دوسرا برپا ہو جاتا ہے۔

دار العلوم دیوبند کی دینی خدمات

خدائے کریم و رحیم کی رحمت نازل ہو' علماء دیوبند کی قبور و مزارات پر! کہ وقت کا جو بھی فتنہ اٹھا ان اکابر نے اس کی تردید و مدافعت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی' شدھی اور عیسائیت کی یلغار ہو یا نیچریت کی تحریک! ختم نبوت کے خلاف سازش ہو یا حدیث کے خلاف فتنہ' صحابہ کرامؓ کے خلاف طعن و تبرا کی تحریک ہو یا تحقیق و تنقید کا طوفان! الحاد و بے دینی کا طغیان ہو۔ یا تحریف و تجدد کا سیلاب! ہر دشمن دین و ایمان فتنہ و تحریک کی سرکوبی و بیخ کنی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تو فرزندان و متعلقین دیوبند نے!

اگر ماضی میں ان فتنوں کے خلاف بانی دار العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی' شیخ الاسلام حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری' حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی' حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری' امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہم اللہ کی علمی و تبلیغی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ان حضرات کے مدافعانہ مجاہدانہ کارنامے تاریخ نظر انداز کر سکتی ہے۔ تو ان کے بعد حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب' مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب' حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری' حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی' حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رحمہم اللہ تعالیٰ' حضرت علامہ خالد محمود صاحب' حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشیؒ اور حضرت مولانا عبد الستار صاحب تونسوی کی دفاعی مساعی حسنہ کے بار گراں سے ملت اسلامیہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔

فتنہ انکار حدیث

دوسرے فتنوں کے ساتھ فتنہ انکار حدیث کی تردید و مدافعت کا فریضہ بھی بحمد اللہ ابنائے دار العلوم دیوبند نے انجام دیا۔

چودھویں صدی نے جن فتنوں کو جنم دیا' ان میں ایک بڑا فتنہ انکار حدیث ہے' اس فتنہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ پڑھے لکھے جاہلوں کا فتنہ ہے۔ یہ امیروں' امیروں کا فتنہ ہے' یہ شہروں کا فتنہ ہے' یہ کراچی' لاہور' پنڈی' پشاور کا فتنہ ہے۔ یہ میزوں' کرسیوں' کوچوں اور صوفوں کا فتنہ ہے یہ کھاتے پیتے آسودہ حال اور متمول لوگوں کا فتنہ ہے۔

الصادق والمصدوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ کی پیشن گوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

۱۔ **الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم ہذا القران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ (۱)**

خبردار! عنقریب ایک شکم سیر آدمی اپنے آراستہ و مزین پلنگ یا صوفے پر بیٹھ کر کہے گا تم پر اس قرآن کا (اتباع) فرض ہے' اس میں جو حلال ہے تم اسے حلال جانو اور جو اس میں حرام ہے تم اسے حرام جانو۔

اس روایت کو حضرت مقدامؓ بن معدیکرب سے امام ابوداؤد' دارمی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ علاوہ ازیں.....

۲۔ امام احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابو رافعؓ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری وما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ (۲)

میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے آراستہ و مزین پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو۔ اس کے سامنے میرا حکم از قسم امر و نہی پیش ہو اور وہ کہے میں اسے نہیں جانتا ہم تو جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے اس پر عمل کریں گے۔

۳۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

ا یحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ہذا القران۔ رواہ ابو داؤد

کیا تم میں سے کوئی یہ گمان کر سکتا ہے کہ اس قرآن میں حرام کردہ امور کے سوا اللہ نے کسی چیز کو حرام نہیں کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تینوں ارشادات میں اس حقیقت کی طرف واضح اشارہ ہے کہ منکرین حدیث خوشحال اور سامان عیش و عشرت سے مالا مال ہوں گے پر تکلف امیرانہ زندگی گزارتے ہوں گے اور خوب پیٹ بھر کر آراستہ و پیراستہ تختوں مسندوں مزین صوفوں' پلنگوں اور مسہریوں پر نرم و نازک تکیوں سے ٹیک لگا کر احادیث کا رد و انکار کریں گے۔

سچے خدا کے سچے رسول کی یہ پیشین گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہو کر رہی اور آج کوٹھی بنگلوں میں ٹھاٹھ باٹھ سے رہنے والے اور فراغت و خوشحالی اور عیش و نشاط سے زندگی گذارنے والے لوگ حدیث کی حجت کا انکار کرتے ہیں۔ اور صرف قرآن کو حجت قرار دیتے ہیں۔

نبی الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس فتنہ کی خبر دی۔ فتنہ انگیزوں کے معیار زندگی کی نشان دہی فرمائی۔ بلکہ ان کے طرز استدلال سے بھی مطلع فرمادیا کہ وہ صرف کتاب اللہ قرآن کریم کو حجت قرار دے کر ارشاد رسول' حدیث نبوی کی حجت کا انکار کریں گے۔

لسان رسالت سے اس فتنہ کی تردید

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دشمنان دین ومنکرین حدیث کے اس استدلال کا رد بھی خود فرمادیا۔ ارشاد فرمایا۔

۱۔ **الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ.... وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاھلی**

خبردار رہو! بلاشبہ مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کے مثل بھی دیا گیا ہے۔ اور بلاشبہ جو رسول اللہ نے حرام کیا ہے وہ اسی طرح حرام ہے جس طرح خدا کا حرام کردہ ہے۔ خبردار پالتو گدھا تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان منکرین حدیث کے اس ادعا باطل کا۔ کہ سوائے قرآن کے حرام کردہ کے اللہ نے کوئی چیز حرام نہیں کی۔

۲۔ **الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونھیت عن اشیاء انھا لمثل القران او اکثر وان اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اھل الکتاب الا باذن**

خبردار رہو! کہ میں نے خدا کی قسم، حکم دیا اور نصیحت کی اور کئی چیزوں سے منع کیا جو (تعداد میں) قرآن کی مثل ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہو جاؤ۔

خلاصہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ارشادات میں قسم کھاکر فرمایا کہ میری مامورہ والمنھیہ اشیاء مقدار میں قرآن کی حلال و حرام کردہ اشیاء کے برابر ہیں۔ بلکہ ان کی تعداد قرآن کے حلال و حرام سے بھی زیادہ ہے۔

۲۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو قرآن کے ساتھ قرآن کے مثل بھی دیا گیا ہے یعنی آپ کو صرف قرآن نہیں دیا گیا بلکہ قرآن کے ساتھ حدیث بھی دی گئی ہے۔

۳۔ ارشاد فرمایا :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کردہ چیز خدا کی حرام کردہ چیز کی طرح حرام ہے۔

۴۔ حضورؐ نے مثال کے طور پر متعدد چیزوں کی حرمت کا بھی ذکر فرمایا جن کی حرمت قرآن کریم میں نہیں ہے بلکہ حضورؐ نے انہیں حرام فرمایا ہے مثلاً گدھے کا حرام ہونا۔ یا اہل کتاب کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہونے کی حرمت وغیرہا۔

۵۔ اہل کتاب کے گھروں میں داخلہ کی حرمت کو آپ نے اللہ رب العزت کی طرف منسوب فرمایا.....

ان اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا....

حالانکہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا۔ اس طرح آپ نے اپنے حکم کو خدا کے حکم سے تعبیر فرمایا۔

حدیث قرآن کی طرح حجت ہے

ان ارشادات نبویہ سے یہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہوگئی کہ نہ صرف حدیث قرآن کی طرح حجت ہے۔ اور ارشاد رسول سے ثابت شدہ حلت و حرمت کتاب اللہ قرآن کریم سے ثابت شدہ حلت و حرمت کی مثل ہے بلکہ یہ حقیقت بھی واضح اور منکشف ہوگئی کہ....

حدیث بھی قرآن کی طرح منزل من اللہ ہے

یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں کہ کوئی منکر حدیث اسے "حدیث" کہہ کر رد کردے بلکہ یہ قرآن سے بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف قرآن نازل نہیں ہوا۔ قرآن کے ساتھ حکمت بھی نازل ہوئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

۱۔ **واذکروا نعمت اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتب والحکمۃ** (پ ۲۔ س بقرہ ع ۲۹)

اور تم اپنے اوپر خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور خصوصاً اس کتاب اور حکمت کو جو اللہ نے تم پر نازل کی ہے۔

۲۔ **وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ۔**

اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی۔

۳۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کی طرح اس الحکمۃ کی بھی تعلیم فرماتے تھے۔ کئی مقامات پر ارشاد ہوتا ہے:۔

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

اور رسول انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ نیز ارشاد فرمایا....

ویعلمکم الکتب والحکمۃ

حکمت کیا ہے

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اللہ کے ساتھ جو حکمت نازل فرمائی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

حضرات مفسرین نے حضرات تابعین وائمہ اسلام سے اس سلسلہ میں متعدد قول نقل کئے ہیں۔

امام المفسرین ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے مشہور مفسر قرآن تابعی حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے

والحکمۃ ای السنۃ۔ حکمت یعنی سنت نبوی

امام الفقہاء والمحدثین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وسنۃ الحکمۃ التی فی روعہ عن اللہ عزوجل

اور حضور کی سنت وہ حکمت ہے جو آپ کے دل میں خدا کی طرف سے ڈالی گئی ہے۔

تو الحکمۃ سے مراد سنت رسولؐ ہے جو قرآن کی طرح منزل من اللہ ہے۔

قرآن اور حدیث میں فرق

یہ حقیقت تو واضح ہوگئی کہ قرآن کی طرح سنت و حدیث رسول بھی منزل من اللہ ہے وحی الٰہی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ قرآن وحی متلو ہے اور حدیث وحی غیر متلو قرآن کریم کا مضمون بھی ربانی ہے اور الفاظ بھی ربانی ہیں جبرئیل امینؑ الفاظ قرآنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کرتے ہیں۔ حدیث شریف کا مضمون تو ربانی ہے مگر الفاظ ربانی نہیں۔ اللہ تعالیٰ بلا واسطہ جبرئیل اس مضمون کو خود قلب اقدس رسول اکرم پر القاء فرماتے ہیں اور حبیبؐ کبریا الفاظ کا جامہ جو آپ مناسب سمجھتے ہیں اس مضمون کو پہنادیتے ہیں۔

تو قرآن کریم، جبرئیل امینؑ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور حدیث بغیر کسی واسطے کے بارگاہ رب العزت سے سیدھی قلب رسول پر نازل ہوئی۔

محمد رسول اللہ

حیرت واستعجاب کا مقام ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ تو مانتے ہیں۔ مگر آپ کے ارشادات کو وحی الٰہی نہیں مانتے۔ محمد بن عبداللہ کی ذاتی بات مانتے ہیں۔ یا تو یہ دل سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ نہیں مانتے۔ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی نہیں جانتے رسول کے معنی ہیں۔ پیامبر، پیغام پہنچانے والا۔ دوسرے کا پیغام پہنچاتا ہے۔ اپنی نہیں سناتا۔ اگر وہ دوسرے کا پیغام لفظاً بہ لفظ پہنچانے کی بجائے اپنی بات شروع کردیتا ہے۔ تو وہ امین نہیں بلکہ خائن ہے۔ اور رسولؐ کی پہلی اور آخری صفت یہ ہے کہ وہ امین ہو۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسند رسالت پر جلوہ افروز ہونے سے پہلے امین مشہور تھے۔ اور رسول من الملائکہ، حضرت جبرئیل امینؑ مشہور ہیں۔ قرآن ان کی آخری صفت امین ہونا بیان کرتا ہے۔ **ثم امین** (پارہ ۳۰، سورہ تکویر)

تو رسول اللہ تو ہے وہی جو اپنی نہ کہے اللہ تعالیٰ کا پیغام حرف بہ حرف پہنچادے۔

منکر حدیث یا منکر رسالت

تو جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حضورؐ کی ذاتی بات سمجھ کر رد کردیتے ہیں وہ صرف منکر حدیث نہیں در حقیقت وہ منکر رسالت ہیں۔ اگر حضورؐ کی رسالت کے سچے دل سے قائل ہوتے تو آپ کی احادیث کو آیات قرآنی کی طرح سر آنکھوں پر رکھتے۔

محمد بن عبداللہ یا محمد رسول اللہ

دوسرے یہ حقیقت بھی ملحوظ رہے کہ اپنی تو وہ کہتا ہے جو اپنا ہوتا ہے اور جو اپنا ہوتا ہے اپنے باپ کے نام سے

متعارف ہوتا ہے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اپنے ہیں۔ لہذا اپنے باپ کے نام سے پہچانے اور پکارے جاتے ہیں۔ نور الحسن ابن محمد شاہ سے لے کر علیؓ بن ابی طالب' عثمانؓ بن عفان' عمرؓ بن خطاب اور ابوبکرؓ ابن ابی قحافہ تک سب اپنے ہیں اور اپنے اپنے باپ کے نام سے پکارے جاتے ہیں مگر ایک محمد رسول اللہ ہیں جو نہ اپنے ہیں نہ اپنے باپ کے نام سے متعارف ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ ہیں کوئی کافر لاکھ محمد بن عبد اللہ کے مسلمان نہیں ہوگا۔ ایک دفعہ **لا الہ الا اللہ** کے ساتھ **محمد رسول اللہ** کہہ دے مسلمان ہوجائے گا۔ قرآن ہو' اذان ہو' تکبیر ہو' تشہد ہو' کلمہ ہو۔ ہر جگہ **محمد رسول اللہ** ہیں۔ **محمد بن عبد اللہ** کہیں بھی نہیں۔ تو جب محمد بن عبد اللہ' محمد بن عبد اللہ ہو کر محمد بن عبد اللہ نہیں رہے۔ **محمد رسول اللہ** ہوگئے۔ تو اب آپ کی بات **محمد بن عبد اللہ** کی بات کہاں رہی اب تو آپ کی ہر بات خدا کی بات ہوگئی' محمد رسول اللہ ہوگئے۔ تو اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ آپ کا ہر بول خدا کا بول ہے بس زبان آپ کی ہے مگر آپ کی زبان پر بول خدا کا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پارہ ۲۷۔ سورہ نجم۔ رکوع اول)

اور (نبی) اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ آپؐ کا ارشاد نری وحی ہے جو آپؐ پر بھیجی جاتی ہے۔

تو حقیقت یہ ہے کہ دین کے دائرے کے اندر نبی کا ہر فرمان خدا کا فرمان ہے۔ وحی خفی ہے۔ منزل من اللہ ہے۔

صحابہؓ حکم رسول کو حکم خدا مانتے ہیں

چنانچہ صحابہ کرام آپ کے امر و حکم کو اللہ کا امر و حکم مانتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو ہمیشہ فرمان خداوندی سمجھا۔

۲۔ حضرت علقمہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہؓ بن مسعودؓ نے فرمایا "ان عورتوں پر اللہ نے لعنت کی ہے جو جسم کو گودتی یا گدواتی ہیں یا خوبصورتی کے لئے بال چنتی یا چنواتی ہیں۔ اور دانتوں کو باریک کرتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تغیر و تبدل کرنا چاہتی ہیں"۔

ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہا مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے اس قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کتاب اللہ میں (اللہ تعالیٰ نے) لعنت فرمائی ہے میں ان پر کیوں لعنت نہ کروں اس عورت نے کہا میں نے سارا قرآن پڑھا ہے اس میں تو وہ بات کہیں نہیں جو آپ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تو قرآن سمجھ کر پڑھتی تو یہ بات ضرور اس میں پالیتی۔ کیا تو نے نہیں پڑھا۔

ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا

رسول اللہ تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔

اس عورت نے کہا ہاں! یہ تو پڑھا ہے اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا بالیقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان افعال کی ممانعت فرمائی ہے۔

تو برگزیدہ صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس طرح ارشاد رسول کو قرآن سے تعبیر فرمایا۔

باقی آئندہ شمارہ میں

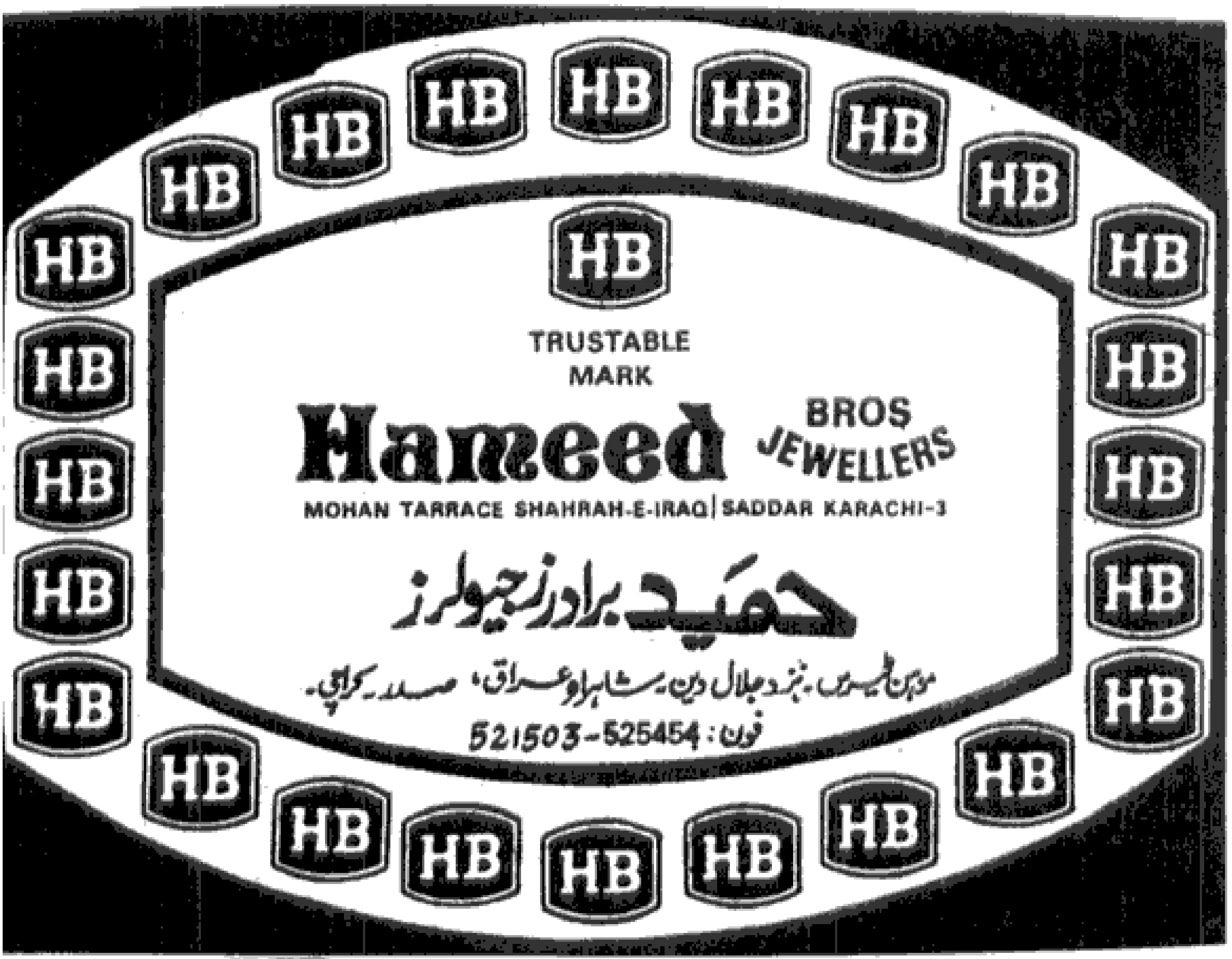

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS
WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان

نویں عالمی

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

لندن

الوار

بروز

مورخہ 14 اگست ۱۹۹۴ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگیو روڈ برمنگھم صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مہمان خصوصی
حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت۔ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام۔ مسئلہ جہاد۔ قادیانیت کے عقائد وعزائم
مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی ◆ کانفرنس میں جوق درجوق شرکت فرماکر ثابت
کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دینگے اور انکا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ایچ زیڈ یو کے فون 071-737-8199

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160